Postal Reg.No:PB/1023/2001

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد 50

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

شمارہ 31

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر

منیر احمد خادم

نائبین

قریشی محمد فضل اللہ

منصور احمد

شرح چندہ

سالانہ 200 روپے

بیرونی ممالک

بذریعہ ہوائی ڈاک

20 پونڈ یا 40 ڈالر

امریکن۔ بذریعہ

بحری ڈاک

10 پونڈ

11 جمادی الاول 1422 ہجری 2 ظہور 1380 ہش 2 اگست 2001ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان 28 جولائی (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

کل حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور سابقہ مضمون کو جاری رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات کی قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات سے بصیرت افروز تفسیر بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت وسلامتی کامل شفایابی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے وفادار اور مطیع فرمان تھے کہ کسی نبی کے شاگردوں میں ایسی نظیر نہیں ملتی

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے وفادار اور مطیع فرمان تھے کہ کسی نبی کے شاگردوں میں ایسی نظیر نہیں ملتی اور خدا کے احکام پر ایسے قائم تھے کہ قرآن شریف ان کی تعریفوں سے بھرا پڑا ہے لکھا ہے کہ جب شراب کی حرمت کا حکم نافذ ہوا تو جس قدر شراب برتنوں میں تھی وہ گرا دی گئی اور کہتے ہیں کہ اس قدر شراب بہی کہ نالیاں بہ نکلیں اور پھر کسی سے ایسا فعل شنیع سرزد نہ ہوا اور وہ شراب کے پکے دشمن ہو گئے دیکھو یہ کیسا ثبات اور استقلال علی الطاعت تھا رسول اللہ ﷺ کی اطاعت جس وفاداری۔ محبت اور ارادت اور جوش سے انہوں نے کی کبھی کسی نے نہیں کی۔ موسیٰ علیہ السلام کی جماعت کے حالات پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ وہ کئی بار پتھراؤ کرنا چاہتی تھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری تو ایسے کمزور اور ضعیف الاعتقاد تھے کہ خود عیسائیوں کو تسلیم کرنا پڑا ہے اور حضرت مسیح آپ انجیل میں سست اعتقاد ان کا نام رکھتے ہیں انہوں نے اپنے استاد کے ساتھ سخت غداری کی اور بیوفائی کا نمونہ دکھایا کہ اس مصیبت کی گھڑی میں الگ ہو گئے ایک نے گرفتار کرا دیا دوسرے نے لعنت بھیج کر انکار کر دیا۔

مگر صحابہؓ ایسے ارادت مند اور جاں نثار تھے کہ خود خدا تعالیٰ نے ان کی شہادت دی کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں جانیں تک دینے میں دریغ نہیں کیا اور ہر صفت ایمان کی ان میں پائی جاتی ہے عابد، زاہد، سخی، بہادر اور وفادار، یہ شرائط ایمان کی کسی دوسری قوم میں نہیں پائی جاتیں۔

جس قدر مصائب اور تکالیف صحابہؓ کو ابتدائے اسلام میں اٹھانی پڑیں ان کی نظیر بھی کسی اور قوم میں نہیں ملتی۔ اس بہادر قوم نے ان مصیبتوں کو برداشت کرنا گوارا کیا لیکن اسلام کو نہیں چھوڑا ان مصیبتوں کی انتہا آخر اس پر ہوئی کہ ان کو وطن چھوڑنا پڑا اور نبی کریمؐ کے ساتھ ہجرت کرنی پڑی اور جب خدا تعالیٰ کی نظر میں کفار کی شرارتیں حد سے تجاوز کر گئیں اور وہ قابل سزا ٹھہر گئیں تو خدا تعالیٰ نے انہیں صحابہؓ کو مامور کیا کہ اس سرکش قوم کو سزا دیں چنانچہ اس قوم کو جو مسجدوں میں دن رات اپنے خدا کی عبادت کرتی تھی اور جس کی تعداد بہت تھوڑی تھی جس کے پاس کوئی سامان جنگ نہ تھا مخالفوں کے حملوں کو روکنے کے واسطے میدان جنگ میں آنا پڑا۔ اسلامی جنگیں دفاعی تھیں۔

پھر ان جنگوں میں یہ چند سو کی جماعت کئی کئی ہزار کے مقابلہ میں آئی اور ایسی بہادری اور وفاداری سے لڑی اگر حواریوں کو اس قسم کا موقع پیش آتا تو ان میں سے ایک بھی آگے نہ ہوتا ایک ذرا سے ابتلا پر وہ اپنے آقا کو چھوڑ کر الگ ہو گئے تو ایسے معرکوں میں ان کا ٹھہرنا ایک ناممکن بات ہے مگر اس ایمان دار اور وفادار قوم نے اپنی شجاعت اور وفاداری کا پورا نمونہ دکھایا اور جو کچھ جوہر انہوں نے دکھائے وہ سچے ایمان اور یقین کے نتائج تھے۔ موسیٰ علیہ السلام نے جب اپنی قوم کو کہا کہ بڑھ کر دشمن پر حملہ کرو تو انہوں نے کیا شرمناک جواب دیا فاذهب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون (المائدۃ ۲۵) تو اور تیرا رب جاؤ اور لڑو ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے۔ صحابہؓ کی لائف میں ایسا کوئی موقع نہیں آیا بلکہ انہوں نے کہا کہ ہم ان میں سے نہیں ہیں جنہوں نے یہ کہا فاذهب انت وربک ایسی قوت اور شجاعت اور وفاداری کا جوش کیونکر پیدا ہو گیا تھا؟ یہ سب ایمان اور یقین کا نتیجہ تھا جو آپؐ کی قوت قدسی اور تاثیر کا اثر تھا آپ نے ان کو ایمان سے بھر دیا تھا۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 461)

اکیسویں صدی کا پہلا

جلسہ سالانہ قادیان 8-9-10 نومبر 2001 کو ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال بھی رمضان المبارک کے پیش نظر 110ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 8-9-10 نبوت 1380 ہش بمطابق 8-9-10 نومبر 2001 بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت سفر کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور دعائیں کرتے رہیں کہ مرکز احمدیت قادیان دارالامان کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی برکتوں کا حامل ہو۔

مجلس مشاورت بھارت: اسی طرح جلسہ سالانہ کے اختتام پر مورخہ 11 نومبر بروز اتوار جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی تیرھویں مجلس مشاورت منعقد ہوگی۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

افسوس! استاذی المحترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم درویش قادیان وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

افسوس! محترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم درویش قادیان ۲۶/جولائی کو شام قریباً پونے ۸ بجے مختصری علالت کے بعد بعمر قریباً ۸۰ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کو وفات کی صبح قریباً ۱۱ بجے اچانک بے ہوش ہو جانے کی وجہ سے ہسپتال میں داخل کرایا گیا ڈاکٹر محمود احمد صاحب بٹ ایم.ڈی. نے فوری طبی امداد مہیا کرنے کے بعد سکینگ کرانے کا مشورہ دیا چنانچہ بٹ صاحب موصوف آپ کو از خود لے کر بٹالہ گئے رزلٹ سے پتہ لگا کہ محترم مولوی صاحب مرحوم کے دماغ کی رگ پھٹ جانے کی وجہ سے دماغ میں خون بہہ گیا ہے جسکی وجہ سے جسم کا دایاں حصہ متاثر ہوا ہے۔ بٹالہ سے واپس آکر ڈاکٹر بٹ صاحب کے کلینک میں علاج شروع کیا جا رہا تھا کہ نماز مغرب کے قریب آپ مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

مرحوم محترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم پیدائشی احمدی تھے آپ کے والد محترم اللہ بخش صاحب آف ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے احمدیت کی نعمت پائی تھی۔

تقسیم ملک کے وقت آپکو درویشی کی سعادت نصیب ہوئی تقسیم ملک کے بعد آپ نے دیہاتی مبلغین کلاس قادیان میں ٹریننگ حاصل کی اور پھر ہندوستان کے مختلف حصوں میں جن میں خاص طور پر آندھرا، یوپی، بہار اور کشمیر کے صوبے شامل ہیں تبلیغ کی توفیق ملی چونکہ تبلیغ کا بہت شوق اور جذبہ تھا لھذا اس دور میں کئی جماعتیں آپکے ذریعہ احمدیت کی نعمت سے مالا مال ہوئیں اکثر طلباء کو مدرسہ احمدیہ قادیان میں لاکر داخل کرواتے اور اپنی طرف سے بھی انکی ضروریات کا خیال رکھتے چنانچہ آج ہندوستان میں بعض مبلغین کرام جو احسن رنگ میں خدمات کی توفیق پا رہے ہیں انہیں کے ذریعہ قادیان میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آئے تھے۔ چونکہ خود تبلیغ اور دعوت الی اللہ کا جوش و جذبہ قدرت نے آپکے اندر کوٹ کوٹ کر بھر دیا تھا آپنے اپنی ساری اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کر دیا جو آج اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مختلف رنگ میں خدمت کی توفیق پا رہی ہے۔

بحیثیت مبلغ خدمت بجالانے کے بعد آپ کو مرکز احمدیت قادیان میں تعلیم الاسلام ہائی اسکول اور مدرسہ احمدیہ قادیان میں تدریسی خدمت بجالانے کی بھی توفیق ملی اسی طرح دفتر زائرین میں انچارج دفتر اور واعظ مقامی کی حیثیت سے خدمت انجام دیتے رہے۔ عرصہ ۹ سال تک بحیثیت صدر مجلس انصار اللہ (مرکزیہ) بھارت خدمت کی توفیق ملی اس دوران بھارت میں مجلس انصار اللہ کی تنظیم بہت حد تک مضبوط ہوئی آپ ہی کے دور صدارت میں مجلس کو اپنا پہلا دفتر بنانے کی بھی توفیق ملی اور قادیان کے علاوہ بھارت میں مختلف جگہوں پر سالانہ اجتماعات بھی شروع ہوئے۔ مرحوم ایک سال سے مدرسۃ المعلمین کی عارضی معلم کلاس کے طلباء کو روزانہ باقاعدگی سے طوعی طور پر تعلیم دے رہے تھے اور میدان تبلیغ کے تجربات اور تبلیغ کے اسلوب سکھا رہے تھے۔

محترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم سے میرا پہلا تعارف اس وقت ہوا جب میں چھٹی ساتویں کلاس کا طالب علم تھا ہمارے سالانہ امتحانات قریب تھے اور آپ بحیثیت استاد مقرر ہوئے چنانچہ آپکی محنت اور بتائے ہوئے طریق کے مطابق تیاری کرنے سے ہم کامیاب ہو گئے اگلے سال انہوں نے شروع سے ہی محنت سے پڑھایا۔ چنانچہ ایک دو سال میں ہی آپکی محبت وشفقت سے آپ سے لگاؤ پیدا ہو گیا۔ جب مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے تو وہاں کی ضرورت کے مطابق آپکو بطور مدرس مقرر کیا گیا جہاں قریباً دو سال آپ سے پڑھنے کا موقعہ ملا آپکی حوصلہ افزائی اور توجہ سے خاکسار میں آگے بڑھنے کی خواہش پیدا ہوئی اور آپ سے قلبی تعلق پیدا ہو گیا۔ چنانچہ جب بھی امتحان آتے یا کوئی خاص مسئلہ درپیش ہوتا میں آپ سے دعا کے لئے درخواست کرتا ہمیشہ ہی اپنے بچوں کی طرح محبت سے گلے لگا لیتے گرم جوشی سے ہاتھ ملاتے اور دیر تک ہاتھ تھامے رہتے جب خاکسار مشکوٰۃ کا ایڈیٹر تھا تو آپ وقتاً فوقتاً تحریر کے تعلق سے گر بتاتے مضامین دیتے اور مضامین پڑھ کر حوصلہ افزائی کرتے اور دعائیں دیتے ایک مسودہ میں نظر ثانی کے بعد آپنے لکھ کر بھجوایا کہ مضامین کی تیاری کے ساتھ ساتھ زبان سے اللھم صل علی محمد وال محمد کا ورد کرتے رہا کریں اخبار بدر باقاعدگی سے پڑھتے اور دیگر اخبارات کا بھی مطالعہ کرتے اور وقتاً فوقتاً آگاہ کرتے کہ فلاں اخبار کا مضمون بدر میں دینا چاہئے بڑا مفید ہے اسکا حوالہ کام آسکتا ہے۔ جب بھی آپ سے کوئی تقریر یا مضمون لکھوانے حاضر ہوتا آپ ضرور تعاون فرماتے خود لکھکر دے دیتے یا حوالہ جات بتا دیتے۔ چلتے پھرتے ہر وقت ذکر الٰہی اور دعاؤں سے آپکے ہونٹ ہلتے اس سال فروری کے آغاز میں خاکسار اجتماع آل اڑیسہ خدام الاحمدیہ میں شرکت کے لئے اڑیسہ دورہ پر گیا تھا کرڈاپلی پہنچے رات کا وقت تھا پتہ چلا کہ استاذی المحترم یہاں تشریف فرما ہیں۔ دل بے اختیار خوش ہوا مزید حوصلہ بڑھا اور علی الصبح نماز کے بعد آپسے ملاقات کے لئے حاضر ہو گیا بڑی ہی محبت وشفقت سے ملے آپکی اہلیہ جو وہاں تھیں اتنی خوش ہوئیں کہ گویا اپنا ہی کوئی بچہ آ گیا ہے۔ اپنے رشتہ داروں سے ملایا۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہاں لے آیا ہے ورنہ میرے تو بس کی بات نہیں تھی۔ آپ اگلے دن کے اجتماع میں سارا دن تشریف فرما رہے تین چار دن آپ وہاں رہے جسکو خبر ملتی آپکو ملنے حاضر ہو جاتا۔ دو دن بعد آپ پنکال تشریف لے گئے خاکسار کا بھی وہاں جانے کا پروگرام تھا وہاں پر بھی آپکی صدارت میں جلسہ ہوا اور آپ نے نصف گھنٹہ سے زائد تقریر کی۔ ہر کوئی آپ سے ملنے کے لئے آتا اور اپنے گھر لے جانے کی ضد کرتا۔ اور آپ سے مل کر خوش ہوتا۔

آپ مجھے اپنا عزیز سمجھتے اور بے تکلفی سے باتیں کرتے ایک بار فرمایا کہ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ مجھے بھی معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے خوش بھی ہے کہ نہیں تو مجھے اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ علیک مرضاۃ منی یعنی میری رضا تجھ پر ہے چنانچہ میں اللہ کا بہت شکر بجالاتا ہوں۔ جبتک ممکن ہوا باقاعدہ پنجوقتہ نمازوں میں مساجد تشریف لاتے۔ اور جماعتی اور ذیلی تنظیموں کے چھوٹے چھوٹے کاموں میں حصہ لینا اور شرکت کرنا اپنی سعادت سمجھتے اور دوسروں کو بھی اسکی نصیحت فرماتے۔ آپ کا تبلیغ کا انداز نہایت عمدہ اور اثر کن ہوتا جو بھی کوئی قادیان تحقیق حق کے لئے آتا تو اول کوشش یہی ہوتی کہ آپ سے اسکی ملاقات ضرور کروائی جائے یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ آپکا گھر تدریس کے لئے مدرسہ تبلیغ کے لئے دار التبلیغ اور مہمانوں کے لئے لنگر خانہ تھا۔ آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا اور ہر کوئی سمجھتا کہ مولوی صاحب مرحوم سے میرے ذاتی مراسم ہیں آپکی وفات کی خبر ملنے پر آپکے گھر تعزیت کے لئے آنے والوں کا تانتا لگ گیا اور آپکی اولاد نے صبر کا عمدہ نمونہ دکھایا۔ اللہ تعالیٰ سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آپنے اپنے پیچھے کثیر جسمانی اولاد کے ساتھ نہ گنی جانے والی روحانی اولاد اور نیکیاں چھوڑی ہیں جو آپکا صدقہ جاریہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت فرمائے۔ اور ہمیں آپکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

آپکی تین بیویاں تھیں جن میں سے دو کے بطن سے ۸ بیٹے اور چار بیٹیاں ہوئیں بڑے بیٹے مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم انسپکٹر وقف جدید کے طور پر خدمت بجالا رہے ہیں دوسرے بیٹے مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم ایڈیٹر اخبار بدر اور نائب ناظر نشر واشاعت ونگران دعوت الی اللہ ہریانہ ہیں تیسرے بیٹے مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم مینجر اخبار بدر اور ناظر دعوت الی اللہ بھارت ہیں چوتھے مکرم مولوی محمود احمد صاحب خادم نگران دعوت الی اللہ پنجاب اور واعظ مقامی ہیں پانچویں مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نگران دعوت الی اللہ ہماچل ہیں چھٹے مکرم حبیب احمد صاحب خادم انسپکٹر دفتر تحریک جدید ہیں جبکہ دو چھوٹے بیٹوں میں سے عزیز مبشر احمد خادم مدرسہ احمدیہ قادیان کے دوسرے سال میں اور ناصر احمد خادم تعلیم الاسلام ہائی سکول کی نویں جماعت کے طالب علم ہیں۔ انکے علاوہ آپکی چاروں بیٹیاں مکرمہ امۃ الرحمٰن خادم صاحبہ جو مولوی فاضل پاس ہیں نصرت گرلز ہائی سکول میں بطور ٹیچر دینیات خدمت بجالا رہی ہیں مکرم محمود احمد صاحب چوہدری کی اہلیہ ہیں۔ دوسری بیٹی مکرمہ امۃ المنان خادم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم نائب ہیڈ ماسٹر مدرسۃ المعلمین ہیں تیسری بیٹی مکرمہ امۃ السلام خادم صاحبہ اہلیہ مکرم سید فیروز الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید ونگران دعوت الی اللہ بہار ہیں چوتھی بیٹی عزیزہ امۃ المجیب خادم صاحبہ اہلیہ مکرم لقمان احمد صاحب آف قادیان ہیں چھوٹے دو بچوں کے علاوہ آپکی سب اولاد بفضلہٖ تعالیٰ شادی شدہ اور صاحب اولاد ہے۔ آپکی تین پوتیوں کی شادی ہو چکی ہے اور وہ بھی صاحب اولاد ہیں۔ آپکی اولاد در اولاد ملا کر ۵۰ سے زائد بنتی ہے اور آپکی یہ کثرت آپکی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کہ اللہ تعالیٰ تیرے دلی محبین کے اموال ونفوس میں برکت دے گا کی مصداق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ پابند صوم وصلوٰۃ تہجد گزار اور صاحب رؤیا وکشوف وجود تھے۔ چنانچہ خلافت رابعہ کے دور سے بہت عرصہ پہلے ہی ایک خواب آپنے دیکھی تھی جسمیں آپکو بتایا گیا تھا کہ قادیان کی واپسی کا تعلق مرزا طاہر احمد (موجودہ حضور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) کے زمانے سے ہے چنانچہ جب حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو آپکی یہ خواب حضور انور کی خدمت میں بھجوائی گئی۔ آپ نہایت ملنسار دوسروں کے دکھ درد میں کام آنے والے منکسر المزاج بزرگ تھے اگرچہ ابتدائی تعلیم کم ہی تھی لیکن قرآن مجید کی بکثرت تلاوت وتدبر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور لٹریچر کے مطالعہ کے نتیجہ میں آپکو بڑی گہری دینی معلومات حاصل تھیں۔ بہترین رنگ میں تبلیغ کرتے تھے۔ اور تقریر بھی نہایت پر جوش اور عمدہ انداز میں کرتے تھے۔ خلافت احمدیہ سے محبت وفدائیت کا جذبہ آپکے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور ساری زندگی اپنی اولاد کو بھی بعض دفعہ نہایت رقت آمیز انداز میں خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہنے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ محبت رکھنے کی تلقین فرماتے تھے۔

مرحوم کی نماز جنازہ ۲۷ تاریخ بروز جمعۃ المبارک شام ساڑھے ۶ بجے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے پڑھائی آپکے جنازہ میں قادیان کی مسلم آبادی کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر مسلم بھائی اور پنجاب ہماچل وہریانہ سے تعلق رکھنے والے نو مبائعین نے شرکت کی بعد نماز جنازہ بہشتی مقبرہ کے قطعہ درویشان میں آپکی تدفین عمل میں آئی تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

افسوس کے اس موقعہ پر ادارہ بدر مرحوم کے تمام خاندان سے بالخصوص مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم مینجر بدر مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم ایڈیٹر بدر اور آپکے داماد مکرم منصور احمد صاحب نائب ایڈیٹر بدر ومدرس مدرسہ احمدیہ قادیان سے دل کی گہرائی سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اپنے مقام قرب سے نوازے۔ آمین!

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

(قریشی محمد فضل اللہ)

خطبہ جمعہ

جو شخص اپنی نجات چاہتا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غلامی کا تعلق پیدا کرے

جب انسان فرشتوں کی تحریک پر نیکی اختیار کرتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں فرشتے ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ اس دعا کو قبول فرمالیتا ہے کیونکہ وہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے

(مختلف آیات قرآنیہ کے حوالہ سے صفت رحیمیت کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ اور آیات میں مذکور اہم مضامین و مسائل کی نہایت پر معارف تشریح)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۵؍ جون ۲۰۰۱ء ۱۵؍ احسان ۱۳۸۰ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ. اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا. لِيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ. وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (سورۃ الاحزاب آیات ۷۳۔۷۴)

سورۃ الاحزاب کی یہ ۷۳ ویں اور ۷۴ ویں آیتیں ہیں۔ ان کا سادہ ترجمہ یہ ہے: یقیناً ہم نے امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے جبکہ انسانِ کامل نے اسے اٹھالیا۔ یقیناً وہ (اپنی ذات پر) بہت ظلم کرنے والا (اور اس ذمہ داری کے عواقب کی) بالکل پرواہ نہ کرنے والا تھا۔ تاکہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور تاکہ اللہ مومن مردوں اور مومن عورتوں پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھکے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

یہ جو صفات باری تعالیٰ کا مضمون جاری ہے یہ ایک لامتناہی سمندر ہے۔ اس میں جتنا بھی سفر کرتے چلے جائیں کبھی ختم نہیں ہو سکتا اور مجھے یہ موقع مل رہا ہے کہ اس مضمون کے حوالہ سے قرآن کریم کا مختصر درس دیتا چلا جاؤں اور بہت سے مسائل جو لوگوں کے ذہن میں نہیں ہوتے وہ اس مضمون کے حوالہ سے مختصراً کچھ ان پر ظاہر کر دوں۔ اس سلسلہ میں امانت کے لفظ کے تعلق میں سب سے پہلے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں:

"دراصل امانت اور اسلام کی حقیقت ایک ہی ہے"۔ یعنی اسلام ہو یا امانت کہہ لو، دراصل ایک ہی چیز ہے۔ تو اسلام کو پیش کیا تھا جس سے دنیا کے بڑے بڑے پہاڑوں کے برابر انسانوں نے بھی خوف محسوس کیا۔ "اور امانت اور اسلام دراصل محمود چیز ہے"۔ اب یہ بھی ایک بہت خوبصورت نکتہ ہے کہ اسلام اور امانت دونوں ہی جب ایک ہی چیز کے دو نام ہیں تو یہ ایک محبوب چیز یعنی خوبصورت چیز ہیں اس سے ڈرانے کا کوئی مقصد نہیں ہے۔ اس میں کوئی خوف کا پہلو نہیں ہے بلکہ بڑے شوق کے ساتھ انسان اس امانت کو اٹھا سکتا ہے لیکن ﴿ظَلُوْمًا جَهُوْلًا﴾ وہ اپنے نفس کے اوپر ظلم کرنے والا اور عواقب سے بے خبر ہے۔

ان دو چیزوں کو جب جوڑیں تو بالکل صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والے سے مراد یہ نہیں ہے کہ گناہوں میں ملوث بلکہ گناہوں سے باز رکھنے میں اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہو اور اپنے نفس پر سختی کے نتیجہ میں جو بھی عواقب ہوں ان سے بے پرواہ ہو جائے۔ پس فرماتے ہیں: "پس جس نے ایک محمود اور پسندیدہ چیز کو قبول کر لیا اور خدا تعالیٰ کے حکم سے منہ نہ پھیرا اور اس کی مرضی کو اپنی مرضی پر مقدم رکھا، وہ لائق مذمت کیوں ٹھہرے۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس آیت کے آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے ﴿لِيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ. وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ یعنی انسان نے جو امانت کو قبول کر لیا اور عملاً اس کے پابند نہیں ہوئے وہ معذب ہوں اور مومنین اور مومنات جنہوں نے امانت کو قبول کر کے عملاً پابندی بھی اختیار کی وہ موردِ رحمت الٰہی ہوں۔ یہ آیت بھی صاف اور صریح طور پر بول رہی ہے کہ آیت موصوفہ میں ظلوم و جہول سے مراد مومن ہیں"۔

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دیگر فقہاء کا اور علماء کا تفصیلی ذکر فرماتے ہیں جو کہ اس تفصیل کو میں نے یہاں چھوڑ دیا ہے۔ اختصار کے ساتھ اتنا کافی ہے۔ "ماسوا اس کے اس معنے کے کرنے میں یہ عاجز منفرد نہیں۔" یعنی یہ جو ظلوم اور جہول کا میں نے معنی لیا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ خدا کی خاطر اپنے نفس پر ظلم کرنے والا اور خدا کی خاطر ظلم کے نتیجہ میں عواقب سے بے خبر و بے پرواہ ہونے والا۔ فرماتے ہیں: "چنانچہ منجملہ ان کے صاحب فتوحات مکیہ ہیں"۔ منجملہ ان کے یعنی بہت سے محقق اور فضلاء نے جو زبان کے ماہر ہیں ان میں سے ایک فتوحات مکیہ کے لکھنے والے بھی ہیں۔ "جو اہل زبان بھی ہیں وہ اپنی کتاب تفسیر میں جو مصر کے چھاپہ میں چھپ کر شائع ہوئی ہے یہی معنے کرتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے زیر تفسیر آیت ﴿وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا﴾ یہی معنی لکھے ہیں کہ یہ ظلوم و جہول مقام مدح میں ہے"۔ یعنی ظلم کرنے والا دوسروں پر نہیں بلکہ اپنے نفس پر۔ اور جہول اس نفس پر ظلم کرنے کے نتیجہ میں جو بھی اس کے عواقب ہوں ان سے بے پرواہ ہو جائے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہیں: "ہم نے اپنی امانت کو جو امانت کی طرح واپس دینی چاہئے تمام زمین و آسمان کی مخلوق پر پیش کیا۔ پس سب نے اس امانت کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈرے کہ امانت کے لینے سے کوئی خرابی پیدا نہ ہو مگر انسان نے اس امانت کو اپنے سر پر اٹھالیا کیونکہ وہ ظلوم اور جہول تھا۔ یہ دونوں لفظ انسان کے محل مدح میں ہیں، نہ محل مذمت میں"۔ یعنی تعریف کے لئے استعمال ہوئے ہیں مذمت کے لئے نہیں۔ "اور ان کے معنے یہ ہیں کہ انسان کی فطرت میں ایک صفت تھی کہ وہ خدا کے لئے اپنے نفس پر ظلم اور سختی کر سکتا تھا اور ایسا خدا تعالیٰ کی طرف جھک سکتا تھا کہ اپنے نفس کو فراموش کر دے اس لئے اس نے منظور کیا کہ اپنے تمام وجود کو امانت کی طرح پاوے اور پھر خدا کی راہ میں خرچ کر دے"۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۳۹)

اس ضمن میں یہ بات خاص طور پر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ الانسان سے مراد مومن بھی ہے اور گزشتہ انبیاء بھی ہونگے۔ لیکن اصل انسان سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہیں کیونکہ جو امانت آپؐ نے اٹھائی وہ قرآن کی امانت تھی اور قرآن کی امانت کو اٹھانے والا محل مذمت میں بہرحال نہیں ہو سکتا۔ اس نے بہت بڑا بوجھ اپنے سینہ پر اٹھالیا ہے۔ یہ مفہوم ہے اس آیت کا۔ تو انسان سے مراد انسانِ کامل ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔ آپؐ نے اس امانت کا حق ادا کرنے میں ہر قسم کی سختی قرآن کریم کا پیغام پہنچانے کے لئے برداشت کی۔ فتح مکہ سے پہلے بھی مکی زندگی میں بھی اور مدنی زندگی میں بھی اور کبھی کسی مقام میں کوئی خوف محسوس نہیں کیا۔ مگر خدا تعالیٰ کا پیغام بڑی جرأت کے ساتھ جو بطور امانت آپ کے دل پر نازل ہوا تھا آپؐ پیش کرتے رہے۔ پس محل مدح میں ہونے کے لحاظ سے انسان کامل سے میں یہ مراد لیتا ہوں کہ یہاں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔

اب ایک اور آیت ہے جس میں غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ کا آخر پر ذکر آتا ہے۔ وہ ہے ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَ بَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ . قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ . وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ یہ ایک ہی آیت ہے سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۵۱۔ اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے: اے نبی! یقیناً ہم نے تجھ پر تیری وہ بیویاں حلال کر دی ہیں جن کے مہر تو اُنہیں دے چکا ہے اور وہ عورتیں بھی جو تیرے زیر نگیں ہیں یعنی جو اللہ نے تجھے غنیمت کے طور پر عطا کی ہیں اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور تیری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تیرے ساتھ ہجرت کی ہے اور ہر مومن عورت اگر وہ اپنے آپ کو نبی کے حضور پیش کر دے بشرطیکہ نبی یہ پسند کرے کہ اس سے نکاح کرے۔ (یہ) مومنوں سے الگ خالصۃً تیرے لئے ہے۔ ہمیں علم ہے جو ہم نے ان کی بیویوں کے بارہ میں اور ان کے زیر نگیں عورتوں کے بارہ میں ان پر فرض کیا ہے۔ (یہ واضح کیا جارہا ہے) تاکہ تجھ پر (اُن کے خیال سے) کوئی تنگی نہ رہے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت کا مفہوم میں آپ کے سامنے پیش کر دیتا ہوں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اجازت تھی بیک وقت نو بیویاں تک رکھیں اور صحابہ کو اجازت تھی کہ چار بیویوں سے زیادہ نہیں رکھنی اور چار بیویوں کا دستور بھی ایسا تھا کہ ہر صحابی کو یہ طاقت ہی نہیں تھی۔ اکثر تو ایک بیوی کو سنبھالنا بھی مشکل سمجھتے تھے۔ تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مخاطب کر کے جو فرمایا گیا ہے تاکہ تجھے حرج محسوس نہ ہو اس کی بنیادی وجہ آپ کے سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سارے عرب کے دلوں کو فتح کرنے کے لئے آئے تھے اور دلوں کو فتح کرنے کے دو طریق تھے۔ ایک تو وہ روحانی طریق تھا کہ آپ بے حد رحمان اور رحیم اور شفقت کرنے والے اور بہت زیادہ اُن کی خاطر دکھ اٹھانے والے تھے جس کے نتیجہ میں از خود دلوں نے بہر حال فتح ہونا تھا۔ لیکن ان کے دلوں کو فتح کرنا جو بہت سخت دل قوم تھی یہ کوئی آسان کام نہیں تھا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تو ان کے لئے نرم بھی ہو جاتا تب بھی ناممکن تھا کہ تو ان سخت دلوں پر قبضہ کر لیتا سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ کر لے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو عربوں کے دل فتح فرمائے اس میں خالصۃً خدا تعالیٰ کی خاص مہربانی ہے جس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کو یہ موقع عطا ہوا۔

اب دوسری بات ہے قبائل کو جوڑنا۔ تو عرب قبائل میں یہ دستور تھا کہ جن کی بیٹیاں کسی کے ہاں چلی جائیں وہ اس کے مطیع ہو جاتے تھے اور برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ جہاں ان کی بیٹی گئی ہے اس کے اوپر وہ زیادتی کریں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو زیادہ بیویوں کی اجازت اس لئے ملی کہ آپؐ نے بہت سے قبائل سے بیٹیاں لینی تھیں اور ان قبائل کو اکٹھا جوڑنا تھا اور یہ جو مستشرقین بیہودہ بات کرتے ہیں کہ اس میں آنحضرت ﷺ کی نفسانیت کا دخل تھا یہ بالکل جھوٹ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ آیات جو نازل ہوئی ہیں یہ مدینہ میں آخر پر نازل ہوئی ہیں اور آنحضرت ﷺ تو اپنے سے بہت بڑی عمر کی بیوہ سے شادی کر چکے تھے اور بڑی محبت سے اس پیمان وفا کو آپؐ نے نبھایا۔ اگر کوئی نفسانیت ہوتی تو وہ عمر تھی یعنی مکی زندگی کی جس میں آپ کو شادیاں کرنی چاہئے تھیں مگر آپؐ نے کوئی شادی نہیں کی۔ پس مدنی زندگی میں آنحضرت ﷺ کا شادیاں کرنا یہ ایک دلیل ہے اس بات کی کہ رسول اللہ ﷺ کی نفسانیت کا اس میں کوئی دخل نہیں تھا اس وقت تو آپ بوڑھے ہو چکے تھے جبکہ آپ کو اجازت ملی ہے۔ پس اس اجازت سے جو مستشرقین ناجائز نتیجہ نکالتے ہیں یہ بالکل ظلم اور سراسر زیادتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی پاک ذات پر اس قسم کے الزامات لگائے جا سکتے ہی نہیں۔

اب میں حضرت امام بخاریؒ کی کتاب صحیح بخاری سے کتاب التفسیر سے اس آیت کریمہ سے متعلق حضرت ابن عباسؓ کا یہ قول بیان کرتا ہوں۔ حدیث وہ ہوتی ہے جس کو رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا جائے۔ اَثر وہ ہوتا ہے جس میں کوئی بزرگ صحابی اپنی طرف سے آنحضرت ﷺ کے مزاج کو سمجھتے ہوئے آپؐ کے متعلق کوئی بات کرے۔ تو یہ حضرت ابن عباسؓ کا اثر ہے یعنی حدیث رسول اللہ ﷺ سے مروی نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کے متعلق آپ کے ایک بزرگ صحابی کی حدیث مروی ہے۔

حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباسؓ سے کہا کہ قرآن کریم میں بعض ایسے امور ہیں جن کی مجھے سمجھ نہیں آتی .... اور مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ کی ان صفات کا ذکر کیا۔ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا، كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا، كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا۔ اس نے حضرت ابن عباس سے عرض کیا کہ سمجھ یہ نہیں آتی کہ اس میں ماضی کا صیغہ استعمال ہوا ہے گویا خدا کسی زمانہ میں غفور رحیم تھا اب نہیں رہا، گویا خدا کسی زمانہ میں غالب، عزت والا تھا اب نہیں رہا، گویا کسی زمانہ میں بہت سننے والا تھا اور بہت دیکھنے والا تھا لیکن اب نہیں رہا۔ كَانَ سے اس نے یہ مفہوم نکالا۔ حضرت ابن عباسؓ نے اس پر فرمایا یہاں كَانَ کا یہ مطلب ہے کہ اللہ کی یہ صفات ازل سے ہیں یعنی یہ خیال دل سے نکال دو کہ اَب وہ غفور رحیم ہوا ہے۔ یہ مراد ہے کہ ہمیشہ ہمیش سے وہ غفور رحیم ہے اور جو ہمیشہ سے غفور رحیم ہے وہ آئندہ بھی ہمیشہ غفور رحیم رہے گا۔ یہ عمدہ تفسیر حضرت ابن عباسؓ نے کی اس لئے اس کو ہم اَثر کہتے ہیں۔ یعنی اپنی طرف سے یہ تفسیر کی جو بالکل درست تھی۔

ایک اور آیت سورۃ الاحزاب ہی سے ہے ساٹھویں آیت ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ . ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ . وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾۔ اے نبی! تُو اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی چادروں کو اپنے اوپر جھکا دیا کریں۔ یہ اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ وہ پہچانی جائیں اور انہیں تکلیف نہ دی جائے اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ یہاں بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا اس لئے ہے کہ وہ بھی بار بار تکلیف دیتے تھے آنحضور ﷺ کو اور مسلمان خواتین کو اور اس کے باوجود خدا ان سے پردہ پوشی کرتا تھا اور بخش دیتا تھا اور پھر انہی میں سے اسلام پر جانیں فدا کرنے والے بھی پیدا ہو گئے۔ ﴿رَحِيْمًا﴾ سے مراد ہے بار بار رحم کرنے والا، بار بار موقع دینے والا اور بار بار ان پہ رحمت کا سلوک کرنے والا۔

اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی ایک تفسیر میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ بہت ہی لطیف تفسیریں ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے فرمائی ہیں۔ ”ان آیات کا مطلب اور قصہ یہ ہے کہ مدینہ کے بعض بدمعاش، مسلمان عورتوں کو چھیڑتے تھے اور عورتوں کو دُکھ دے کر اُن کے متعلق لوگوں کو تکلیف پہنچاتے تھے۔ چونکہ بظاہر مومن ہونے کے مدعی تھے، اس لئے جب پکڑے جاتے تو عذر کر دیتے کہ اس کو ہم نے پہچانا نہیں۔ اسی واسطے یہ نشان لگایا گیا۔ غور کرو۔ یہ کلمہ قرآن کریم کا ﴿اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ﴾ اور ماقبل کی آیت کس صفائی سے بتاتی ہے کہ بڑی چادر ایک نشان تھا اور ان سے واضح ہوتا تھا کہ ایک شرارت کی بندش اسلام نے کی ہے۔ اس لئے اس نشان کے بعد فرمایا کہ اب بھی اگر شریر شرارت سے باز نہ آئے تو ہم ان کو خوفناک سزائیں دیں گے۔ افسوس ایسے نشانوں اور سچی باتوں پر اعتراض کیا جاتا ہے“۔

(نور الدین۔ طبع ثالث۔ صفحہ ۲۲۲)

کیا اعتراض کیا جاتا ہے اس کی تفصیل تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے نہیں لکھی مگر یہ اعتراض اور اعتراضوں میں سے ایک تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ان لوگوں پر جنہوں نے مسلمان عورتوں پر ظلم کیا ہو، بہت سختی کی ہے اور ان کو مدینہ سے نکال دینے کی دھمکی بھی دی ہے اور اس کے بعد خدا تعالیٰ کے عذاب کی تنبیہ بھی کی ہے کہ اس کے علاوہ یہ عذاب بھی تم پر نازل ہوگا۔ اس اعتراض کے جواب کے طور پر یہ آیت کریمہ ہے کہ دیکھو تم لوگ ظلم میں حد سے بڑھ گئے ہو۔ صرف نبی کی بیویوں پر ہی ظلم نہیں کرتے بلکہ عام

QURESHI ASSOCIATES
Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.
Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992
Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

GUARANTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Sonikya
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

مسلمان عورتوں پر بھی ظلم کرتے ہو اور بعد میں بہانہ بنا لیتے ہو کہ ہمیں تو پتہ نہیں تھا کہ یہ کون ہے۔ ہم سمجھتے تھے مدینہ کی کوئی عورت ہے یعنی یہودیا مشرک عورت بھی ہو سکتی ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس کا مطلب یہ ہے کہ اب واضح طور پر ان کی نشانی یہ کر دی گئی ہے کہ یہ اوڑھنیاں اوڑھا کریں گی جس طرح گھونگھٹ نکال کے چلتی ہیں خواتین، اس طرح یہ بھی گھونگھٹ لیا کریں گی اور اب تمہیں ان کو پہچاننے میں کہ یہ کون ہیں، یہ مسلمان خواتین ہیں کوئی دِقت نہیں ہونی چاہئے۔ اگر اس کے باوجود بھی تم نے شرارت کی تو پھر بہت سختی سے تم سے نپٹا جائے گا لیکن یاد رکھو کہ اس سب ظلم کے باوجود جو تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

حضرت امام اپنی کتاب صحیح بخاری کی کتاب التفسیر میں اس آیت کریمہ کے تحت یہ حدیث بیان فرماتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مشرکین میں سے بعض لوگ جو کثرت سے قتل وغارت اور زنا وغیرہ کے مرتکب رہ چکے تھے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ جو کچھ کہتے ہیں اور جس طرف بلاتے ہیں وہ بہت خوب ہے۔ کاش کہ آپؐ ہمیں یہ بتادیں کہ ہم جو کچھ کر چکے ہیں اس کا کوئی کفارہ ہے بھی کہ نہیں۔ اس پر آیت ﴿وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَلَایَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَایَزْنُوْنَ﴾ نازل ہوئی اور آیت ﴿قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ لَاتَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ﴾ نازل ہوئیں۔

(بخاری کتاب التفسیر)

حضرت امام بخاریؒ نے اپنی کتاب صحیح بخاری کی کتاب التفسیر میں اس آیت کریمہ کے تحت یہ حدیث درج فرمائی ہے۔ حضرت مجاہد بیان کرتے ہیں کہ حضرت علاء بن زیاد لوگوں کو دوزخ کے بارہ میں وعظ کر رہے تھے۔ اس پر ایک شخص نے کہا کہ آپ لوگوں میں مایوسی کیوں پھیلاتے ہو یعنی اتنا سختی سے دوزخ کی دھمکیاں دے رہے ہیں کہ سب لوگ مایوس ہو جائیں گے کہ ہم تو نہیں بخشے جا سکتے۔ انہوں نے کہا میں لوگوں میں کوئی بھی مایوسی نہیں پھیلا سکتا جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ لَاتَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ﴾ کیسے میں مایوسی پھیلا سکتا ہوں جب اللہ تعالیٰ وعدہ فرما رہا ہے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے نفس پر زیادتیاں کی ہیں اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ نیز فرماتا ہے ﴿وَاَنَّ الْمُسْرِفِیْنَ ھُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ﴾ کہ وہ لوگ جو زیادتیوں پر مصر ہیں اور زیادتیاں کرتے چلے جائیں وہ یقیناً اہل نار میں سے ہیں۔ لیکن تم چاہتے ہو کہ تمہاری بداعمالیوں کے باوجود تمہیں جنت کی بشارت دی جائے یہ تو نہیں ہو سکتا جبکہ اللہ تعالیٰ نے محمد (ﷺ) کو آپؐ کی اطاعت کرنے والوں کے لئے مبشر بنا کر اور آپؐ کی نافرمانی کرنے والوں کے لئے منذر بنا کر بھیجا ہے۔

حضرت اسماء بنت یزید کی ایک روایت ترمذی کتاب تفسیر القرآن میں درج ہے۔ حضرت اسماءؓ بنت یزید روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو آیت ﴿یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ لَاتَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ . اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا﴾ پڑھتے سنا۔ یعنی اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو یقیناً اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے اور پرواہ بھی نہیں کرتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ”ان کو کہہ دے کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر اسراف کیا“۔ یعنی اسراف سے مراد ہے بڑے بڑے گناہ کئے۔ ”تم خدا کی رحمت سے نومید مت ہو۔ وہ تمہارے سب گناہ بخش دے گا۔ اب ظاہر ہے کہ بنی آدم آنحضرت ﷺ کے تو بندے نہیں تھے لیکن سب نبی و غیر نبی خدائے تعالیٰ کے بندے ہیں لیکن چونکہ آنحضرت ﷺ کو اپنے مولا کریم سے قُربِ اتم یعنی تیسرے درجہ کا قرب حاصل تھا سو یہ سخن بھی مقام جمع سے سرزد ہوا“۔

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۲۸، ۲۲۹ حاشیہ)

اب یہاں غور طلب بات یہ ہے کہ ”یہ سخن بھی مقام جمع سے سرزد ہوا“ اس کا کیا مطلب ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ آنحضرت ﷺ اللہ کے اتنے کامل بندے تھے کہ خدا تعالیٰ نے محمد ﷺ کو اجازت دی کہ وہ ان کو جو بندے اللہ کے تھے یہ کہہ کے مخاطب کرے کہ اے میرے بندو! لیکن ایک شرط کے ساتھ کہ جب ہم خدا کا بندہ کہتے ہیں تو اس سے مراد ہے خدا کے پیدا کردہ بندے۔ جب محمدؐ کا بندہ کہتے ہیں تو مراد یہ ہوتی ہے کہ محمدؐ کے غلام، کیونکہ عبد کے دونوں معنے ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جب فرماتے ہیں 'یٰعِبَادِیْ' تو اس سے مراد یہ نہیں کہ میرے بندو جن کو میں نے پیدا کیا ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ اے میرے غلامو! میری اطاعت کرنے والو! میری راہ پر چلنے والو!۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں: ”انسان تو دراصل **بندہ یعنی غلام ہے**۔ غلام کا کام یہ ہوتا ہے کہ مالک جو حکم کرے اسے قبول کرے۔ اسی طرح اگر تم چاہتے ہو کہ آنحضرت ﷺ کے فیض حاصل کرو تو ضرور ہے کہ اس کے غلام ہو جاؤ۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے ﴿قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ **اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ**﴾ اس جگہ بندوں سے مراد غلام ہی ہیں نہ کہ مخلوق۔ رسول کریم ﷺ کے بندہ ہونے کے واسطے ضروری ہے کہ آپ پر درود پڑھو اور آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرو سب حکموں پر کاربند رہو“۔ (البدر جلد ۲ نمبر ۱۴ بتاریخ ۲۴/اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۰۹)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی آیت کی مزید تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ”کہہ اے میرے غلامو! جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی ہے“۔ یہاں غلام مراد لی ہے بندے مراد نہیں لئے ”کہ تم رحمت الٰہی سے نا امید مت ہو۔ خدا تعالیٰ سارے گناہ بخش دے گا۔ اب اس آیت میں بجائے قُلْ یٰعِبَادَ اللّٰہِ کے جس کے معنے ہیں کہ اے خدا تعالیٰ کے بندو! یہ فرمایا کہ ﴿قُلْ یٰعِبَادِیَ﴾ یعنی کہہ کہ اے میرے غلامو! اس طرز کے اختیار کرنے میں بھید یہی ہے کہ یہ آیت اس لئے نازل ہوئی ہے کہ تا خدا تعالیٰ بے انتہا رحمتوں کی بشارت دیوے اور جو لوگ کثرت گناہوں سے دل شکستہ ہیں ان کو تسکین بخشے۔ سو اَللّٰہ جَلَّ شَانُہٗ نے اس آیت میں چاہا کہ اپنی رحمتوں کا ایک نمونہ پیش کرے اور بندہ کو دکھلاوے کہ میں کہاں تک اپنے وفادار بندوں کو انعامات خاصہ سے مشرف کرتا ہوں۔ سو اس نے ﴿قُلْ یٰعِبَادِیَ﴾ کے لفظ سے یہ ظاہر کیا کہ دیکھو یہ میرا پیارا رسول۔ دیکھو یہ برگزیدہ بندہ کہ کمال طاعت سے کس درجہ تک پہنچا کہ اب جو کچھ میرا ہے وہ اس کا ہے۔ جو شخص نجات چاہتا ہے وہ اس کا غلام ہو جائے یعنی ایسا اس کی طاعت میں محو ہو جائے کہ گویا اس کا غلام ہے“۔

غلام اپنے مالک کی اطاعت میں کامل ہوتا ہے یعنی غلام کا جو کچھ بھی ہے وہ اس کا اپنا نہیں ہوتا بلکہ سب کچھ مالک کا ہوتا ہے۔ مالک کے پیچھے قدم قدم چلتا ہے۔ پس چونکہ آنحضرت رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی پیروی اس طرح کی ہے کہ اس کی صفات کے قدم پر قدم مارے ہیں اور کاملۃً اللہ کی رضا پر آپ نے قدم اٹھائے ہیں۔ اس لئے فرمایا چاہئے کہ تم اس کے غلام ہو جاؤ۔ گویا جو اس کا غلام ہے ”تب وہ گو کیسا ہی پہلے گنہگار تھا بخشا جائے گا“۔ شرط یہ ہے کہ پہلے رسول اللہ ﷺ کی غلامی اختیار کرے۔

”جاننا چاہئے کہ عبد کا لفظ لغت عرب میں غلام کے معنوں پر بھی بولا جاتا ہے“۔ اب دیکھئے ایک ہی لفظ مختلف محلوں کے اعتبار سے معنے مختلف دیتا ہے جب اللہ کا بندہ کہیں تو اللہ کی مخلوق بندہ مراد ہوتی ہے۔ جب محمدؐ کا بندہ کہیں تو محمدؐ کا غلام مراد ہوتے ہیں نہ کہ محمدؐ کا بندہ۔ ”جیسا کہ اللہ جَلَّ شَانُہٗ فرماتا ہے ﴿وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ﴾“ جیسے ایک دوسری جگہ بھی اللہ تعالیٰ نے اس لفظ عبد کو کھول کر بیان فرما دیا ہے کہ مومن غلام مشرک آزاد کی نسبت بہتر ہے ”اور اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو شخص اپنی نجات چاہتا ہے وہ اس نبی سے غلامی کی نسبت پیدا کرے یعنی اس کے حکم سے باہر نہ جاوے اور اس کے دامن طاعت سے اپنے تئیں وابستہ جانے جیسا کہ غلام جانتا ہے۔ تب وہ نجات پائے گا۔ اس مقام میں ان کوربا طن نام کے موحدوں پر افسوس آتا ہے جو ہمارے نبی ﷺ سے یہاں تک بغض رکھتے ہیں کہ ان کے نزدیک یہ نام کہ غلام نبی، غلام رسول، غلام مصطفیٰ، غلام احمد، غلام محمد شرک میں داخل ہیں“۔

پس عجیب ہے کہ مسلمانوں میں بھی ایک فرقہ اتنا انتہا پسند ہے کہ ان ناموں کو بھی وہ شرک قرار دیتے ہیں۔ غلام احمد، محمد کا غلام، نبی کا غلام، مصطفیٰ کا غلام، ان سب باتوں کو شرک سمجھتے ہیں کیونکہ سمجھتے ہیں کہ غلام صرف اللہ کا ہو سکتا ہے حالانکہ محمد رسول اللہ ﷺ کا غلام

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

ہے، آپ کا بندہ عبد کے معنوں میں نہیں ہے اور اس پہلو سے اس میں شرک کا کوئی شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔ "اس آیت سے معلوم ہوا کہ مدار نجات یہی نام ہیں اور چونکہ عبد کے مفہوم میں یہ داخل ہے کہ ہر ایک آزدگی اور خود روی سے باہر آجاوے"۔ یعنی ان میں عبد ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کہ ہر قسم کی آزادی چھوڑ دی خدا کی رضا کی خاطر اور کامل طور پر خدا ہی کے بندے ہوگئے۔ اور خود روی کی بجائے اس راہ پر چلے جو اللہ نے تجویز فرمائی تھی۔

"اور پورا تبع اپنے مولا کا ہو اس لئے حق کے طالبوں کو یہ رغبت دی گئی کہ اگر نجات چاہتے ہو تو یہ مفہوم اپنے اندر پیدا کریں اور درحقیقت یہ آیت اور دوسری آیت ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ﴾ از روئے مفہوم کے ایک ہی ہیں کیونکہ کمال اتباع اس محویت اور اطاعت تامہ کو مستلزم ہے جو عبد کے مفہوم میں پائی جاتی ہے"۔ ان دو آیتوں کا مضمون جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرما رہے ہیں بنیادی طور پر ایک ہے۔ "کمال اتباع اس محویت اور اطاعت تامہ کو مستلزم ہے"۔ کامل طور پر اتباع ہو ہی نہیں سکتی اور نہ کامل طور پر محویت تامہ یعنی پوری طرح اپنے وجود کو ایک ذات کے خیال میں محو کر دینا یہ ممکن نہیں ہے جب تک کہ اطاعت تامہ نہ ہو اور پوری طرح اس وجود کی عبدیت میں انسان شامل نہ ہو جائے۔

"یہی سرّ ہے کہ جیسے پہلی آیت میں مغفرت کا وعدہ بلکہ محبوب الٰہی بننے کی خوشخبری ہے گویا یہ آیت کہ ﴿قُلْ يٰعِبَادِيْ﴾ دوسرے لفظوں میں اس طرح پر ہے کہ قُلْ یا مُتَّبِعِي کہ اے میری پیروی کرنے والو"۔ یعنی رسول اللہ ﷺ اپنے بندے نہیں کہہ رہے بلکہ کہہ رہے ہیں کہ اے میری پیروی کرنے والو۔ "جو بکثرت گناہوں میں مبتلا ہو رہے ہو رحمت الٰہی سے نومید مت ہو کہ اللہ جَلَّ شَانُہٗ بہ برکت میری پیروی کے تمام گناہ بخش دے گا۔ اور اگر عِبَاد سے مراد اللہ تعالیٰ کے بندے ہی مراد لئے جائیں تو معنے خراب ہو جاتے ہیں کیونکہ یہ ہرگز درست نہیں کہ خدا تعالیٰ بغیر تحقق شرط ایمان اور بغیر تحقق شرط پیروی کے تمام مشرکوں اور کافروں کو یونہی بخش دیوے۔ ایسے معنے تو نصوص بینہ قرآن سے صریح مخالف ہیں"۔

اب یہ عبارت بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی عام لوگوں کو اچھی طرح سمجھنے کے لائق ہے۔ مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہاں عبادی سے مراد اللہ کے بندے نہیں ہو سکتے۔ اللہ کے بندے کا لفظ تو مشرکوں پر بھی صادق آتا ہے اور کفار پر بھی صادق آتا ہے، یہود اور عیسائی سارے اس لفظ کے اطلاق کے مستحق ہیں کیونکہ وہ خدا کے بندے، خدا کی پیدا کردہ مخلوق ہیں۔ تو ان سب کو کیا خدا تعالیٰ نے یہ خوشخبری دی ہے کہ تم جو مرضی کرتے پھرو، شرک کرو، گناہ عظیم کرو، گناہ کبیرہ کرو مگر محمد رسول اللہ ﷺ کی برکت سے میں تمہیں بخش دوں گا۔ یہ تو بالکل بے تعلق بات ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی برکت تو اسی کو نصیب ہوگی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پیروی کرے گا۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں: "جو لوگ دل و جان سے تیرے یار رسول اللہ کے غلام بن جائیں گے ان کو وہ نور ایمان اور محبت اور عشق بخشا جائے گا کہ جو ان کو غیر اللہ سے رہائی دیدے گا اور وہ گناہوں سے نجات پا جائیں گے اور اسی دنیا میں ایک پاک زندگی ان کو عطا کی جائے گی اور نفسانی جذبات کی تنگ و تاریک قبروں سے وہ نکالے جائیں گے۔ اسی کی طرف یہ حدیث اشارہ کرتی ہے "اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ" یعنی میں وہ مُردوں کو اٹھانے والا ہوں جس کے قدموں پر لوگ اٹھائے جاتے ہیں"۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۹۰۔۱۹۳)

اب سورۃ الزمر میں بھی اسی مضمون کی ایک آیت موجود ہے ﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا﴾۔ تو کہہ دے اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ یقیناً اللہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے۔ یقیناً وہی بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

حضرت امام بخاری کتاب التفسیر میں درج کرتے ہیں: "حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مشرکین میں سے بعض لوگ جو کثرت سے قتل و غارت اور زنا وغیرہ کے مرتکب رہ چکے تھے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ جو کچھ کہتے ہیں اور جس طرف بلاتے ہیں وہ بہت خوب ہے کاش کہ آپ ہمیں یہ بتادیں کہ ہم جو کچھ کر چکے ہیں اس کا کوئی کفارہ بھی ہے کہ نہیں۔ اس پر آیت ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ﴾ نازل ہوئی اور آیت ﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ﴾ نازل ہوئی۔ تو یہ وہی مضمون ہے جو پہلے تفصیل سے بیان کیا جا چکا ہے اس کی تکرار کی اب یہاں ضرورت نہیں۔

سورۃ حم السجدۃ کی ۳۱ تا ۳۳ تین آیات ہیں ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ. نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ. وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ. نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ﴾ یہ وہ آیات ہیں جو میں نماز عشاء میں اکثر تلاوت کرتا رہتا ہوں اس کے متعلق پہلے میں سادہ ترجمہ پیش کرتا ہوں۔

یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے، پھر استقامت اختیار کی، اُن پر بکثرت فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ خوف نہ کرو اور غم نہ کھاؤ اور اس جنت (کے ملنے) سے خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔ ہم اس دنیوی زندگی میں بھی تمہارے ساتھ ہیں اور آخرت میں بھی۔ اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جس کی تمہارے نفس خواہش کرتے ہیں اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جو تم طلب کرتے ہو۔ یہ بہت بخشنے والے (اور) بار بار رحم کرنے والے کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہے۔

اب پہلا استنباط تو اس میں سے یہ ہے کہ وہ جو کہتے ہیں وحی بند ہو گئی ہے اب اس آیت کو کہاں سے کہاں لے جائیں گے۔ فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ گونگے فرشتے نہیں بلکہ بولتے ہوئے اور نازل ہو کر یہ خوشخبری دیتے ہیں کہ خوف نہ کرو جو کچھ تم نے ماضی میں کیا اس پر غم نہ کھاؤ، اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔

پھر وحی ایسی کہ ہمیشہ وہ فرشتے ساتھ رہنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ ہم اس دنیوی زندگی میں بھی تمہارے ساتھ ہیں اور آخرت میں بھی اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جس کی تمہارے نفس خواہش کرتے ہیں اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جو تم طلب کرتے ہو۔ یہ بہت بخشنے والے اور بار بار رحم کرنے والے کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں: "وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے، پھر انہوں نے استقامت اختیار کی یعنی اپنی بات سے نہ پھرے اور طرح طرح

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے سب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

طالبان دعا:
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 بینٹک لین کلکتہ 700001
دکان - 248-5222, 248-1652, 243-0794
رہائش- 237-0471, 237-8468

ارشاد نبوی
اَلْاَمَانَةُ عِزٌّ
(امانت داری عزت ہے)
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

کے زلازل ان پر آئے مگر انہوں نے ثابت قدمی کو ہاتھ سے نہ دیا، ان پر فرشتے اترتے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ تم کچھ خوف نہ کرو اور نہ کچھ حزن کرو۔ اور اس بہشت سے خوش ہو جس کا تم وعدہ دیئے گئے تھے۔ یعنی اب وہ بہشت تمہیں مل گیا ہے اور بہشتی زندگی اب شروع ہو گئی"۔

یعنی بہشتی زندگی اس دنیا میں بھی نصیب ہوتی ہے جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اس دنیا میں جس قسم کی مرضی ہے گندی زندگی گزار لیں آگے جا کے بہشت مل جائے گی یہ جھوٹ ہے۔ سچوں کو بہشتی زندگی اسی دنیا میں ضرور مل جاتی ہے اور ان پر فرشتوں کا نزول بھی ہوتا ہے اور ایسا نزول کہ وہ ہمیشہ ان کے ساتھ رہتے ہیں اور ان سے مختلف صورتوں میں کلام کرتے رہتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"بہشتی زندگی اب شروع ہو گئی۔ کس طرح شروع ہو گئی ﴿نَحْنُ اَوْلِیٰٓئُکُمْ...... الخ﴾ اس طرح کہ ہم تمہارے متولی اور متکفل ہو گئے اس دنیا میں اور آخرت میں اور تمہارے لئے اس بہشتی زندگی میں جو کچھ تم مانگو وہی موجود ہے۔ یہ غفور رحیم کی طرف سے مہمانی ہے۔ مہمانی کے لفظ سے اس پھل کی طرف اشارہ کیا ہے جو آیت ﴿تُؤْتِیْ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍ﴾ فرمایا گیا تھا"۔ (جنگ مقدس صفحہ ۴۴)۔ اب اس چھوٹے سے اشارہ میں بہت لمبا مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمادیا ہے۔ ﴿تُؤْتِیْ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍ﴾ سے مراد وہ شجر طیبہ ہے جو اللہ کے حکم سے ہر موسم میں پھل لاتا ہے۔ خزاں ہو یا بہار ہو اس کا اُس پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ جڑیں تو اس کی بظاہر زمین میں ہی پیوست ہوتی ہیں لیکن شاخیں آسمان سے باتیں کر رہی ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کو تمام بہترین پھلوں سے مرصع فرماتا ہے۔ پس یہ اس آیت کی اصل تفسیر ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی ہے۔

ایک سورۃ الشوریٰ کی چھٹی آیت ہے ﴿تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِھِنَّ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّھِمْ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِی الْاَرْضِ. اَلَآ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ﴾ قریب ہے کہ آسمان اپنے اوپر سے پھٹ جائیں اور فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ (اس کی) تسبیح کر رہے ہوں اور وہ ان کے لئے جو زمین میں ہیں بخشش طلب کر رہے ہوں۔ خبردار! یقیناً اللہ ہی بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

فرشتے انسان کی مدد کریں اور ان کے لئے بخشش طلب کریں اس کا مفہوم یہ ہے کہ انسان فرشتوں کی بات مانے تو فرشتے اس کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ اگر فرشتوں کی تحریک کو ہر انسان ردّ کرتا چلا جائے تو ان کے لئے فرشتے مغفرت طلب نہیں کرتے۔ اور دوسرا یہ معنی پیش نظر رکھنا چاہئے کہ انسان اپنی ذات میں خود مغفرت طلب کرنے سے مغفرت نہیں پالیتا سوائے اللہ کے ان پاک بندوں کے جن کو نبی معصوم کہا جاتا ہے۔ عام انسان کو مغفرت، مغفرت کہنے سے مغفرت نہیں مل جاتی۔ فرشتوں کی تحریک پر جب وہ نیکی اختیار کرتے ہیں تو ان فرشتوں کی تحریک کے نتیجہ میں فرشتے ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور جو فرشتے دعا کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول فرمالیتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ ﴿ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ﴾ وہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

ایک سورۃ سبا کی آیت نمبر ۳ ہے ﴿یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْھَا. وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْھَا. وَھُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ﴾۔ اب اس آیت میں رحیم کو پہلے فرمایا ہے اور غفور کو بعد میں۔ یہ دیکھنے والی بات ہے کہ کیوں ایسا ہوا ہے۔ سردست مجھے اس پر غور کا موقع نہیں ملا لیکن میں صرف پہلے ترجمہ پڑھتا ہوں۔ وہ جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اس سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھ جاتا ہے اور وہ بار بار رحم کرنے والا اور بہت بخشنے والا ہے۔ یہاں رحیم کو پہلے غالباً اس لئے رکھا گیا ہے کہ جو آسمان سے اترتا ہے پھر اس میں چڑھ جاتا ہے وہ ایک دفعہ نہیں ہوتا بلکہ بار بار ایسا ہوتا رہتا ہے۔ ہر وقت زمین سے کچھ مادے آسمان کی طرف اڑتے اور تحلیل ہوتے جاتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کی قدرت بار بار ان کو دوبارہ زمین پر اتارتی رہتی ہے۔ پس یہ رحیمیت کا مضمون ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رحم کو دوہرا اتارتا رہتا ہے اور رحیمیت کے ساتھ وہ بخشنے والا بھی ہے۔ اس دوران جو انسانوں سے گناہ سرزد ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو ان کو معاف فرماسکتا ہے۔

پھر اسی مضمون کی دو آیتیں سورۃ السجدہ کی نمبر ۶ تا ۷ ہیں ﴿یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْہِ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗٓ اَلْفَ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ. ذٰلِکَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ﴾۔ ترجمہ: وہ فیصلے کو تدبیر کے ساتھ آسمان سے زمین کی طرف اتارتا ہے۔ پھر وہ ایک ایسے دن میں اس کی طرف عروج کرتا ہے جو تمہاری گنتی کے لحاظ سے ایک ہزار سال کے برابر ہوتا ہے۔ یہ وہ غائب اور حاضر کا جاننے والا ہے جو کامل غلبہ والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اب یہاں ایک خاص مضمون ایسا بیان ہوا ہے جس کی طرف عموماً مفسرین کی نظر نہیں گئی۔ یہ جو فرمایا ہے تمہاری گنتی کے لحاظ سے ایک ہزار سال کے برابر ہوتا ہے تو مراد یہ ہے کہ جس کو تم ایک دن گنتے ہو وہ تمہاری گنتی میں ایک دن ہے مگر اللہ کے نزدیک وہ ہر دن ایک ہزار سال کے برابر ہے۔ تو ایک سال میں جتنے دن ہوتے ہیں گویا اتنے ہزار سالوں کی بات فرمائی گئی ہے اور پھر اللہ کے حساب سے پچاس ہزار سال کا بھی وعدہ فرمایا گیا ہے۔ تو پچاس ہزار کو ان دنوں سے ضرب دے کے دیکھو تو مَیں نے حساب لگا کے دیکھا تھا سائنس دانوں کے لحاظ سے جو کائنات کی صف لپیٹی جاتی ہے وہ تقریباً اٹھارہ ارب سے بیس ارب سال کے درمیان زمین آسمان کی صف لپیٹی جاتی ہے۔ یہ سارا عرصہ ان آیات سے نکلتا ہے۔ پس قرآن کریم کا انداز بیان حیرت انگیز ہے۔ ایسی فصاحت و بلاغت ہے کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے جب اس پر غور کرتا ہے تو پھر سمجھ آتی ہے کہ چھوٹے چھوٹے فرقوں سے کیا معنے مراد لئے گئے ہیں۔

اب سورۃ یٰسین کی آیات نمبر ۲ تا ۷ ﴿یٰسٓ. وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ﴾۔ اے سردار یعنی رسول اللہ ﷺ ﴿وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ﴾ اور قرآن حکیم کی گواہی پیش کرتا ہوں۔ ﴿اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ﴾ کہ یقیناً تو بھیجے ہوؤں میں سے ہے۔ اب قرآن کی گواہی کیسے ہوئی۔ جو لوگ قرآن کو نہیں مانتے وہ اس کی گواہی کو کیوں مانیں گے۔ بات یہ ہے کہ قرآن کریم میں اتنے عظیم الشان نشانات موجود ہیں کہ وہ اپنی بات کفار کو بھی منوانے کی طاقت رکھتے ہیں۔ ایسی آیات کریمہ ہیں جن کی تشریح کی جائے تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی طرف سے یہ باتیں نہیں کر سکتے تھے۔ ایسی عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں آئندہ زمانوں کے متعلق کہ جن کے متعلق انسان کو اُس زمانے میں وہم و گمان بھی نہیں تھا۔ یہاں تک موجود ہے کہ آسمانوں میں بھی ہم نے چلنے پھرنے والی مخلوق پیدا کی ہے۔ اب بتاؤ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تو آسمان کا تصور ایک ایسے خول کی طرح تھا جس میں کچھ ستارے جڑے ہوئے ہوں مگر سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا کہ اس میں چلنے پھرنے والی مخلوق موجود ہوگی۔ قرآن پیشگوئی کرتا ہے کہ موجود ہے اور تمہاری مخلوق کے ساتھ جو زمین کی مخلوق ہے اس زمین کو ایک زمانہ میں مجتمع بھی ضرور کر دیا جائے گا خواہ وہ پیغامات کے ذریعہ مجتمع ہوں یا بدنی طور پر مجتمع ہوں۔ تو اتنی واضح پیشگوئی زمین و آسمان سے متعلق قرآن کریم میں موجود ہے جو رسول اللہ ﷺ اپنے نفس سے کر ہی نہیں سکتے تھے۔ تو اسی لئے فرمایا ہے کہ قرآن گواہ ہے ﴿اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ﴾ کہ یقیناً تو خدا کے بھیجے ہوؤں میں سے ہے۔ ﴿عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ﴾ عین سیدھے راستہ پر چلنے والا ﴿تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ﴾ یہ تنزیل جو قرآن کی ہے ایک ایسے خدا کی طرف سے ہے جو بہت غالب، بہت عزت والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔ کس لئے ﴿لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُھُمْ فَھُمْ غٰفِلُوْنَ﴾ تاکہ تُو ایک ایسی قوم کو تنبیہ کرے جن کے آباء واجداد کو تنبیہ نہیں کی گئی یعنی لمبے عرصہ سے ﴿فَھُمْ غٰفِلُوْنَ﴾ اسی وجہ سے وہ غافل ہو چکے ہیں۔

پھر سورۃ الدخان کی آیات ۴۱ تا ۴۳ ہیں ﴿اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ مِیْقَاتُھُمْ اَجْمَعِیْنَ. یَوْمَ لَا یُغْنِیْ مَوْلًی عَنْ مَّوْلًی شَیْئًا وَّلَا ھُمْ یُنْصَرُوْنَ. اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰہُ

شریف جیولرز
پروپرائٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA--700072 ☎237050

﴿اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ﴾ یعنی فیصلہ کا دن ان سب کے لئے ایک وقت مقرر ہے جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہیں آئے گا اور نہ ہی وہ مدد دیئے جائیں گے سوائے اس کے کہ جس پر اللہ نے رحم کیا۔ یقیناً وہی کامل غلبہ والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ وہ جو فیصلہ کا دن آجائے گا اس سے مراد پہلے تو دنیا میں فیصلہ کا دن ہے۔ دنیا میں بھی قوموں کے درمیان تنازعے ہوتے ہیں اور فیصلہ کے دن آتے ہیں تو فرمایا یہ فیصلہ کا دن عیاں ہو یا قیامت کے بعد ہو مقرر ہے اور اس کو ٹالا نہیں جاسکتا۔ اس دن کوئی دوست کسی دوسرے دوست کے کام نہیں آسکتا۔ کسی کی رشتہ داری کام نہیں آسکتی، کسی کی دوستی، کسی کا خونی تعلق کام نہیں آسکتا سوائے اس کے جس پر اللہ نے رحم کیا۔ جس پر اللہ رحم کرے اس کو اس فیصلہ کے دن سے نجات بخشی جاسکتی ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

کہ آگ تو ہوگی یعنی یہ کہ مثلاً ایک ایٹمی جنگ چھڑ چکی ہے اس سے زیادہ خوفناک بلا کون سی ہوسکتی ہے مگر اس میں بھی خدا تعالیٰ سے سچی محبت کرنے والے بچائے جائیں گے۔ یہ ایک پیشگوئی ہے جو پوری ہونے والی ہے اور اس سے پہلے بارہا پوری ہو بھی چکی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن زلازل کی اور عذابوں کی پیشگوئیاں فرمائی تھیں ان زلازل میں اور عذابوں میں احمدیوں کو جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے غلام تھے غیر معمولی طور پر بچالیا گیا۔ ایسے حیرت انگیز واقعات ہیں کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ مثلاً کانگڑہ کا زلزلہ آیا، بہت وسیع پیمانے پر دیہات خُورد بُرد کردیئے گئے۔ ایسے دیہات بھی تھے جس میں ایک گھر بھی باقی نہ بچا۔ وہ الٹ گیا تھا اور ساری آبادی ہلاک ہو چکی تھی۔ ایک گھر احمدیوں کا تھا وہ احمدی اپنے بچوں سمیت زندہ نکل آیا۔ وہ اتفاق ایسا ہوا کہ اس وقت اس نے ایک چارپائی کے نیچے پناہ لی۔ اس چارپائی پر کچھ نہیں گرا۔ جو کچھ بھی ملبہ گرا دیواروں کا اور چھت کا وہ اردگرد گرتا رہا اور اس میں سے وہ زندہ نکل آیا۔ تو یہ پیشگوئی تھی جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑی دلچسپی سے لوگوں سے پوچھا کرتے تھے کہ تم کہاں سے آئے ہو وہاں زلزلہ آیا تھا؟ کہتے جی ہاں آیا تھا۔ کیا ہوا؟ سارا گاؤں برباد ہوگیا پھر۔ بس اب ہم زندہ ہیں، ہم آپ کی پیشگوئی کے مطابق زندہ بچ گئے ہیں۔ تو یہ ہے عزیز رحیم کے متعلق۔ عزیز جو عزت والا ہے اور غالب ہے، غلبہ والا ہے اور اس کا غلبہ اس شان سے پورا ہوتا ہے کہ ہلاکتوں کے وقت جبکہ دنیا تباہ ہو جاتی ہے وہ جس کو چاہے بچالیتا ہے ﴿وَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ﴾ وہ دائمی غلبہ والا، عزت والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

اب سورۃ یٰسٓ کی آیات ۵۶ تا ۵۹ ﴿اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْیَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ﴾ یقیناً جنت والے اس دن ایک شغل میں مصروف ہونگے۔ ﴿فٰكِهُوْنَ﴾ سے مراد دلچسپیوں میں لطف اندوز ہو رہے ہونگے۔ ﴿هُمْ وَ اَزْوَاجُهُمْ﴾ وہ بھی اور ان کے ازواج بھی ﴿فِیْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ﴾ سایوں کے نیچے ہونگے اور تکیوں سے ٹیک لگائے بیٹھے ہوں گے ﴿لَهُمْ فِیْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا یَدَّعُوْنَ﴾ ان کے لئے اس میں ہر قسم کے پھل ہونگے اور جو کچھ بھی وہ چاہیں گے ان کو دیا جائے گا۔ ﴿سَلٰمٌ. قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ﴾۔ یہ سلام ہے، تیرے ربّ رحیم کی طرف سے قول ہے۔ یعنی سلام کا قول تیرے ربّ رحیم کی طرف سے ہے۔

اب یہاں یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ ایسی کوئی جنت نہیں ہے جس میں ظاہری طور پر کوئی لوگ پھل کھا رہے ہیں، ہر وقت لیٹے ہوئے ہیں۔ یہ تو عجیب و غریب ست روؤں کی جنت بن جائے گی کہ اور کوئی شغل نہیں ہے بس لیٹے ہوئے تکیوں کے اوپر اور آمنے سامنے ایک دوسرے سے پیار کی باتیں کر رہے ہیں۔ یہ ساری تمثیلات ہیں اور جنت کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ یہ تمثیلی پیشگوئیاں ہیں اور یہی حال جہنم کا ہے۔ جس قسم کے جہنم کے گڑھے کا تصور آپ کے دماغ میں آتا ہے ویسا نہیں ہے۔ ایک موقع پر قرآن کریم کی ایک آیت نازل ہوئی کہ ﴿عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ﴾ کہ جنت کا حجم جو ہے وہ آسمانوں اور زمین کے حجم کے مطابق ہے یعنی ساری کائنات میں وہ جنت پھیلی پڑی ہے جس جنت کی طرف اللہ کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ نے تعجب سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر جنت ساری کائنات میں پھیلی ہوئی ہے تو جہنم کہاں ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ بھی وہیں ہے وَلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ لیکن تمہیں شعور نہیں ہے۔ تو یہ ایسی باتیں ہیں جو اِس دور کے زمانہ میں Relativity کے ذریعہ سمجھ آجاتی ہیں مگر آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں تو Relativity کا کوئی تصور نہیں تھا پھر بھی دیکھیں خدا تعالیٰ نے کیسے آپ سے وہ باتیں کہلوائیں جو اس زمانہ کے بڑے بڑے عالم بیان کرتے ہوئے فخر محسوس کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''سلام تو وہ ہے جو خدا (تعالیٰ) کی طرف سے ہو۔ خدا (تعالیٰ) کا سلام وہ ہے جس نے ابراہیمؑ کو آگ سے سلامت رکھا۔ جس کو خدا کی طرف سے سلام نہ ہو بندے اس پر ہزار سلام کریں اس کے واسطے کسی کام نہیں آسکتے۔ قرآن شریف میں آیا ہے ﴿سَلٰمٌ. قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ﴾ (بدر جلد نمبر ۲ نمبر ۳۱ یکم اگست ۱۹۰۲ء) کہ سلام ہے قول ایسا جو رب رحیم کی طرف سے ہے۔

پس یاد رکھیں یہ سورۃ یٰس کی آیت ہے اور اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ مردے کے پاس نہیں بلکہ زندہ جب موت کے قریب ہو اس پر یہ سورت تلاوت کی جائے اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ وہ لوگ جن سے بخشش کا سلوک ہوتا ہے، جن پر خاص رحمت ہو وہ اس وقت دم توڑتے ہیں جب یہ الفاظ نکلتے ہیں ﴿سَلٰمٌ. قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ﴾۔ پس ایک تو میں بھی اس بات پر گواہ ہوں کہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جب وفات تھی، نزخرے کا عالم تھا اس وقت یہ سورت آپ کے اوپر تلاوت کی جارہی تھی، عین اس وقت آپ کا دم ٹوٹا جبکہ ﴿سَلٰمٌ. قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ﴾ یہ قاری پہنچا ہوا تھا۔ تو یہ بھی خدا تعالیٰ کی عجیب شان ہے۔ خدا کرے کہ ہر مرنے والے کو یہ تجربہ ہو کہ ﴿سَلٰمٌ. قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ﴾ پر ہی اس کی جان ٹوٹے۔

اب آخری آیت آج کے لئے میں نے سورۃ حم السجدہ کی ۲ تا ۴ یہ تین آیات لی ہیں۔

﴿حٰمٓ﴾۔ صاحب حمد اور صاحب مجد۔ اس کا نازل کیا جانا رحمٰن اور رحیم کی طرف سے ہے یعنی قرآن کریم کا نازل کیا جانا رحمٰن اور رحیم کی طرف سے ہے یعنی رحمٰن کے لحاظ سے قرآن نازل ہوا ہے اور رحمانیت ہی کے نتیجہ میں قرآن نازل ہوا ہے۔ اور رحیمیت کا پیغام دیتا ہے یعنی جو رحمانیت بنی نوع انسان کے لئے، ہر انسان کے لئے عام ہے رحیمیت ان لوگوں کے لئے خاص ہے کہ رحمانیت کے نتیجہ میں جو کچھ عطا ہوا بار بار پھر وہ دوبارہ بھی عطا ہوتا چلا جائے۔ جیسے موسموں کا حال ہے ہر موسم ہے پھل نکلنے کا، پھل کاٹنے کا اور وہ آتا ہے اور چلا جاتا ہے۔ رحمانیت کے نتیجہ میں ملتا ہے۔ ہم نے تو نہیں اپنی طرف سے کچھ بنایا لیکن جب چلا جاتا ہے تو اگلے سال پھر آجاتا ہے۔ ہر وقت انسان کو موقع ملتا ہے کہ دوبارہ اس سے استفادہ کر سکے۔

فرمایا یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیات کھول کھول کر بیان کر دی گئی ہیں۔ ایک ایسے قرآن کی صورت میں جو نہایت فصیح و بلیغ ہے ان لوگوں کے فائدہ کے لئے جو علم رکھتے ہیں۔

سوال: کیا ڈرائیور گاڑی چلاتے ہوئے نماز پڑھ سکتا ہے؟

جواب: اگر کہیں ایسی مجبوری ہو کہ لازماً تیزی سے پہنچنا ضروری ہو اور کوئی چارہ نہ ہو تو پھر پڑھ سکتا ہے، ورنہ مناسب نہیں۔ کہیں گاڑی روکے۔ اپنے کاموں کے لئے، کھانے کے لئے، پیشاب کے لئے، چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے، بعض دفعہ چاکلیٹ خریدنے کے لئے آدمی رک جاتا ہے تو نماز کے لئے کیوں نہیں رک سکتا۔ کسی پٹرول پمپ پہ کار کو پارک کرے اور اگر پتہ ہو کہ قبلہ کس طرف ہے تو اس طرف منہ کرے۔ اگر نہ پتہ ہو تو جدھر کار کا منہ ہے ادھر منہ کر کے اللہ اکبر کردے۔

(حضور انور ایدہ اللہ کی 'اطفال سے ملاقات' ۱۰ نومبر ۱۹۹۵ء)

ملکی سالانہ اجتماعات مجلس انصاراللہ خدام الاحمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت و مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور لجنہ اماء اللہ قادیان کے درج ذیل تفصیل کے مطابق منعقد کرنے کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

۱۔ سالانہ اجتماع انصاراللہ بھارت مورخہ 23-22 ستمبر 2001 بروز ہفتہ۔ اتوار
۲۔ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت مورخہ 26-25-24 ستمبر 2001 بروز سوموار۔ منگل۔ بدھ
۳۔ لجنہ اماء اللہ قادیان 26-25-24 ستمبر۔

اللہ تعالیٰ ان اجتماعات کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ (مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ قادیان)

ملینیئم کے سال ہندوستان کی 1/10 آبادی تک پیغام حق پہنچانے کیلئے

صوبہ بہار وجھارکھنڈ کے مختلف مقامات پر جلسہ ہائے پیشوایان مذاہب کا انعقاد

مرکز احمدیت قادیان سے محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد و ناظر صاحب دعوت الی اللہ بھارت ونگران دعوت الی اللہ بہار کی شمولیت

☆ اجلاسات میں جھارکھنڈ و بہار کے وزراء صحت و وزراء مال کی شرکت ☆ مختلف اجلاسات میں ہزاروں نومبائعین کی **شمولیت**

☆ پریس کانفرنس متعدد اخبارات کے علاوہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر وسیع پیمانے پر چرچا

رپورٹ : مکرم محمد شریف عالم صاحب صوبائی امیر بہار وجھارکھنڈ

"میں نے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ دیکھا ہے کہ ہر مذہب والے اپنی اپنی مذہب کی تعلیم کے مطابق خوبیاں بیان کررہے ہیں میں جماعت احمدیہ کا بیحد ممنون ہوں کہ آپ کی جماعت نے یہ جلسہ کیا۔ بھارت کو ایسے جلسوں کی بہت ضرورت ہے۔" (وزیر صحت جھارکھنڈ)

"ہندوستان کو آپ کی ضرورت ہے جو انسان کو انسان بنا رہے ہیں امن کیلئے محبت وپیار اور بھائی چارگی کیلئے یہ سب سے اچھا نمونہ ہے جو جماعت احمدیہ پیش کررہی ہے۔" (وزیر صحت صوبہ بہار)

الحمدللہ ثم الحمدللہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل ایک لمبے عرصہ کے بعد جماعت احمدیہ صوبہ بہار و جھارکھنڈ میں جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد کرنے کی توفیق ملی الحمد للہ۔ اس سال یعنی 2000-2001 میں اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی ہزار سعید روحیں اسلام واحمدیت میں داخل ہو چکی ہیں الملھم زد فزد۔

خاکسار نے امسال اس بات کا ارادہ کیا تھا کہ اگر خدا تعالیٰ ہم کو توفیق عطا فرمائے تو سال رواں میں صوبہ کے مختلف علاقوں میں جلسہ منعقد کر کے نومبائعین کے تربیت کا کام کروں گا نیز سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تکمیل میں کہ جماعت احمدیہ کا پیغام کل آبادی کا 1/10 کم از کم لوگوں تک پہنچایا جائے۔ اس غرض کیلئے بھی ایک طریقہ یہ استعمال کیا جائے جس میں تمام لوگوں تک پیغام حق پہنچایا جائے۔ چنانچہ خاکسار نے مرکز قادیان سے رابطہ قائم کیا اور مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد اور محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ کو جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی جسے ہر دو ناظر صاحبان نے از راہ شفقت منظور فرماتے ہوئے ہمارے ان جلسوں میں شرکت فرمائی جزاھم اللہ اسی سلسلہ میں محترم سید فیروز الدین صاحب نگران دعوت الی اللہ بہار و جھارکھنڈ کو خاکسار نے جلسہ سے قبل بلوالیا تھا نگران صاحب موصوف جلسہ سے قبل تشریف لاکر اجلاسات کی تیاری میں میری نمائندگی کرتے رہے۔

اجلاسات کی مختصر تفصیل بغرض دعا قارئین کرام کیلئے پیش خدمت ہے۔

16.6.01 کو بوقت شام ۴ بجے جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز میں ایک پریس کانفرنس ہوئی جس میں کافی تعداد میں پریس کے نمائندگان تشریف لائے مکرم سید فیروز الدین صاحب اور مکرم مولوی سید آفتاب احمد صاحب مبلغ سلسلہ سرکل انچارج جمشید پور ہر دو نے پریس کے نمائندگان کے سوالات کے بڑی تفصیل کے ساتھ جوابات دئے اور ان کے ہر سوال کے جواب سے ان کو مطمئن کیا گیا الحمدللہ علیٰ ذالک۔

ٹھیک شام ٦ بجے جلسہ پیشوایان مذاہب کا آغاز ہوا جس کی صدارت محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے فرمائی آپ کے ساتھ محترم ناظر صاحب دعوت الی اللہ بھی تشریف فرما تھے جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید اور اس کے ترجمہ کے ساتھ ہوا اس کے بعد مکرم نگران صاحب دعوت الی اللہ بہار و جھارکھنڈ نے اس جلسہ کے اغراض و مقاصد پر تقریر کی اس درمیان میں ہی ہمارے چیف گیسٹ جناب وزیر صحت جھارکھنڈ تشریف لائے موصوف کی گلپوشی کی گئی اور قرآن مجید کا اُڑیہ ترجمہ پیش کیا گیا۔

اس کے بعد محترم ناظر صاحب دعوت الی اللہ نے موعود اقوام عالم پر ایک گھنٹہ سے زائد خطاب فرمایا اس میں محترم ناظر صاحب نے بڑے تفصیل کے ساتھ ہر مذہب کی تعلیم کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کی خبر دیگر الہامی کتابوں میں سے بتائی۔

اس خطاب کے بعد محترم وزیر صاحب موصوف نے تقریر کی اور فرمایا کہ یہ جلسہ جس میں تمام مذاہب کے لوگ آئے ہیں میں نے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ دیکھا ہے کہ ہر مذہب والے اپنی اپنی مذاہب کی تعلیم کے مطابق خوبیاں بیان کر رہے ہیں۔ میں جماعت احمدیہ کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ کی جماعت نے انسانیت کے بناء پر یہ جلسہ رکھا ہے اور اس بھائی چارہ کی ہمارے بھارت میں سخت ضرورت ہے۔

اس کے بعد ہندو مذہب۔ عیسائی مذاہب۔ سکھ مذہب۔ اور اس کے علاوہ جھاڑکھنڈ کے آدی واسی مذہب کے رہنماؤں نے اپنے اپنے مذہب کے خیالات کا ذکر فرمایا۔ آخر میں صدر اجلاس محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد مولانا محمد انعام صاحب غوری نے اسلام و احمدیت کے موضوع پر ایک گھنٹہ سے زائد خطاب فرمایا۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز نے شکریہ احباب ادا کیا۔

الحمدللہ اس جلسہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ہزار سے زائد احباب ومستورات نے شمولیت کی اور جلسہ خیر خوبی سے رات کے ساڑھے دس بجے اختتام پذیر ہوا مہمانان کرام کی تواضع اور رہائش کا عمدہ انتظام تھا اللہ تعالیٰ محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ موسیٰ بنی کو جزائے خیر عطا فرمائے نیز موسیٰ بنی کے اردگرد جلد اسلام واحمدیت کو پھیلائے آمین۔

17.6.01 کو محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد و محترم ناظر صاحب دعوت الیٰ اللہ و محترم نگران صاحب دعوت الی اللہ بہار وجھارکھنڈ و محترم مبلغ سلسلہ جمشید پور موسیٰ بنی سے ٹاٹا جمشید پور کیلئے روانہ ہوئے۔

17.6.01 کو بوقت شام چھ بجے خاکسار کی صدارت میں راجندرا Hall A/C میں جلسہ پیشوایان مذاہب کا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و ترجمہ اور نظم کے بعد مکرم مولوی سید آفتاب احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے تعارفی تقریر فرمائی اس دوران ہمارے چیف گیسٹ وزیر مال جھارکھنڈ تشریف لائے آپ کا موصوف نے استقبال کیا اور گلپوشی بھی کی اور موصوف کو اپنے ساتھ سٹیج پر بٹھایا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ نے موعود اقوام عالم نیز آج کے مسلمانوں کے حالات پر خطاب فرمایا۔ اس کے بعد محترم وزیر مال جھاڑکھنڈ نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ آپ نے فرمایا ہندوستان کے آئین کے مطابق ہر آدمی کو مذہب کی آزادی ہے اور حکومت ہند آپ کی ان کوششوں کو جو آپ آپس میں رواداری بھائی چارگی اور انسانیت کا پیغام دے رہے ہیں حکومت آپ کی ہر طرح سے مدد کرنے کو تیار ہے اور آئندہ بھی جب آپ جلسہ کریں مجھے بھی مطلع کریں میں آپ کے جلسوں میں ضرور شرکت کروں گا۔

جناب وزیر مال کی تقریر کے بعد خاکسار نے وزیر موصوف کو ایک شال بطور تحفہ پیش کی اور محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے قرآن مجید کا ہندی ترجمہ پیش کیا اور محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ نے پھولوں کا گلدستہ پیش فرمایا۔ اس کے بعد ہندو دھرم عیسائی دھرم سکھ دھرم کے رہنماؤں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا آخر پر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد نے اسلام واحمدیت اور سوانح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق اسلام کی تعلیم پر روشنی ڈالی موصوف کا خطاب قریباً ایک گھنٹہ سے زائد وقت تک رہا اس کے بعد خاکسار نے محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ کے ذریعہ گیانی صاحب کو قرآن پاک کا پنجابی ترجمہ پیش کرنے کیلئے کہا جو محترم ناظر صاحب نے گیانی صاحب کو پیش فرمایا۔ اس طرح مکرم سید فیروز الدین صاحب نگران دعوت الی اللہ بہار و جھارکھنڈ نے پادری صاحب کو ہندی قرآن پاک

کا ترجمہ پیش کیا اور محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ جمشید پور مکرم سید فرید الدین شاہ قادری صاحب نے ہندو مذہب کے پنڈت صاحب کو ہندی ترجمہ قرآن پاک پیش کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے بہار و جھارکھنڈ کے تمام احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا اور خصوصی طور پر مکرم آفتاب عالم صاحب جو اس جلسہ کے منتظم اعلیٰ تھے ان کا بھی شکریہ ادا کیا بعد دعا رات کے دس بجے جلسہ بفضلہ تعالیٰ اختتام کو پہنچا رات کو کھانے کا انتظام بھی کیا گیا تھا تمام مہمانان کرام کو مسجد احمدیہ جمشید پور میں رات کا کھانا کھلایا گیا۔

18-6-01 کو ٹھیک صبح دس بجے ہوٹل اوپندر میں ایک پریس کانفرنس کا انعقاد ہوا شدید بارش کے باوجود پریس کے نمائندگان تشریف لائے کیونکہ جلسہ سے قبل مکرم سید آفتاب عالم منتظم اعلیٰ جلسہ نے کافی اخبارات میں جلسہ پیشوایان مذاہب کے بارہ میں آرٹیکل دیئے تھے جس کی وجہ سے پریس والوں نے کافی دلچسپی لی اور قریباً تین گھنٹہ تک پریس کانفرنس ہوئی جس میں ہر دو ناظر صاحبان و نگران دعوت الی اللہ و صدر جماعت احمدیہ اور خاکسار محمد شریف عالم امیر صوبائی اور مکرم آفتاب عالم صاحب نے شمولیت کی اور ان کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ جماعت احمدیہ جمشید پور نے بہتر رنگ میں جلسہ پریس کانفرنس کا انتظام کیا تھا اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

مورخہ 18.6.01 کو رات یہ قافلہ جس میں ہر دو ناظر صاحبان و نگران صاحب دعوت الی اللہ خاکسار کے ساتھ پٹنہ کیلئے روانہ ہوئے اگلے دن مورخہ 19.06.01 کو دن کے بارہ بجے کے قریب پٹنہ پہنچے ٹھیک دو بجے بارش کے باوجود بھیکم پور گاؤں روانہ ہوئے بارش کے باوجود جلسہ کیا گیا تھا لیکن ہمارا قافلہ دیر سے پہنچنے کی وجہ سے جلسہ ختم ہو گیا تھا مگر وہاں پر اکثر افراد نومبائعین ملنے کیلئے آئے اور نومبائعین سے ملاقات ہوئی اور تبادلہ خیالات ہوا الحمد للہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس گاؤں میں ایک پکی مسجد ہے پورا گاؤں احمدی ہوا ہے۔

20.07.01 کو صبح بھیکم پور سے موتی ہاری گئے اور موتی ہاری سے بیتا گئے وہاں پر نومبائعین سے ملاقات ہوئی اور پھر بیتا سے آگے پکڑ بہار گاؤں کے نومبائعین سے ملاقات کیلئے گئے پکڑ بہار میں مجلس سوال و جواب کا انتظام تھا نومبائعین حضرات نے سوالات کئے جس کا تسلی بخش جواب دیا گیا۔ اور اس کے بعد یہ قافلہ رات کو موتی ہاری پہنچا رات موتی ہاری میں قیام رہا۔

21.06.01 کو صبح سات بجے موتی ہاری سے کشن گنج کیلئے روانہ ہوئے رات کو کشن گنج پہنچے۔

22.6.01 کو دو بجے ٹاؤن ہال میں نومبائعین کا جلسہ کیا گیا جس میں نومبائعین کثیر تعداد میں تشریف لائے تھے نومبائعین مستورات نے بھی جلسہ میں شرکت کی سینکڑوں کی تعداد میں مرد عورت بذریعہ بس و جیپ و بذریعہ ٹرین تشریف لائے تھے خاکسار کے زیر صدارت جلسہ کی کاروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک اور اس کے ترجمہ سے ہوا نظم کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد، دوسری تقریر محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم نیز تعارفی تقریر مکرم مولوی محمد علی صاحب سرکل انچارج کشن گنج کی ہوئی اس کے بعد خاکسار نے خطاب کیا اور ضلع کشن گنج کے اصحاب کو خصوصاً جماعت احمدیہ مسلمہ میں شمولیت کی دعوت دی نیز خاکسار نے تمام احباب کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ تھا جو آج کشن گنج میں منعقد ہوا ہے واضح رہے کہ موتی ہاری سرکل اور کشن گنج سرکل میں کوئی بھی پرانا احمدی نہیں تھا یہ صرف سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کا پھل ہے کہ اب ان ہر دو سرکل میں 70000 سے زائد نو احمدی ہیں الحمد للہ علیٰ ذالک احباب کرام دعا کریں مولا کریم ان سب کو استقامت عطا فرمائے اور ان سب کو ان کے ذریعہ احمدیت کی امن بخش تعلیم پر عمل کرنے نیز اس زمانہ کے مامور پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اس جلسہ کے بعد پریس کانفرنس ہوئی موجود نمائندگان نے پریس کو ہندی قرآن مجید کا تحفہ دیا۔ اور ان کے سوالات کا تسلی بخش جواب دیا گیا۔

23.6.01 کو پھر یہ قافلہ ٹھیک صبح سات بجے خانپور ملکی کیلئے روانہ ہوا شام ٹھیک ۶ بجے یہ قافلہ خانپور ملکی پہنچا۔ جماعت احمدیہ خانپور ملکی نے ہمارے معزز مہمانوں کا بہترین استقبال کیا۔

24.6.01 کو ٹھیک صبح دس بجے مسجد کے سامنے گراؤنڈ میں جلسہ گاہ کو سجایا گیا تھا جہاں پر جلسہ کی کاروائی کا آغاز ہوا جلسہ کی صدارت خاکسار نے کی اس جلسہ میں بھی بہار کے وزیر صحت تشریف لائے تھے۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک اور اس کے ترجمہ سے ہوا۔ نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مولوی محمد اسماعیل خان صاحب سرکل انچارج بھاگلپور نے تعارفی تقریر کی۔

اس کے بعد محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الیٰ اللہ نے ایک گھنٹہ سے زائد خطاب فرمایا۔ اس کے بعد وزیر صحت صوبہ بہار نے جلسہ پر آنے والے احباب کو مبارکباد پیش کی اور اپنے خیالات کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا ہندوستان کو آپ کی ضرورت ہے جو انسان کو انسان بنا رہی ہے آپ نے فرمایا امن کے لئے اور محبت پیار اور بھائی چارگی کیلئے یہ سب سے اچھا نمونہ ہے جو جماعت احمدیہ ادا کر رہی ہے۔ اس کے بعد خاکسار نے وزیر صحت کا شکریہ ادا کیا اور محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد نے موصوف کو ایک شال کا تحفہ پیش کیا اور محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الیٰ اللہ نے موصوف کو قرآن مجید کا ہندی ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم مولوی ہارون رشید صاحب مبلغ سلسلہ کیرنگ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت ﷺ سے عشق پر تقریر کی۔ اس کے بعد محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد نے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ سے زائد وقت تک اپنا خطاب جاری رکھا۔ اس کے بعد اس جلسہ کی آخری تقریر مکرم سید فیروز الدین صاحب نگران دعوت الی اللہ بہار و جھارکھنڈ نے دعوت الی اللہ کے موضوع پر کی۔ آخر میں خاکسار نے تمام احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا اور خانپور ملکی اور اس کے ارد گرد کے تمام انسانوں کو جماعت احمدیہ کا پیغام دیتے ہوئے دعوت حق دی اور ساتھ ہی ان پرانی جماعتوں کو جو وہاں پر کثیر تعداد میں تھے ان افراد کو ان کی بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور پھر شام ٹھیک ۳ بجے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں سینکڑوں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ جماعت احمدیہ بداربی۔ مونگھیر۔ بھاگلپور۔ برہ پورہ وغیرہ سے کافی تعداد میں احباب تشریف لائے تھے فجزاھم اللہ احسن الجزاء محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ خانپور ملکی نے تمام مہمانان کے کھانے کا بہترین انتظام کیا تھا اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائے آمین۔ 25.6.01 کی صبح خانپور ملکی سے روانہ ہو کر بھاگلپور پہنچے ٹھیک شام چار بجے جماعت احمدیہ برہ پورہ میں ایک تربیتی جلسہ کا انعقاد کیا گیا تھا ہر دو ناظر صاحبان نے دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلائی خاکسار نے احباب جماعت کو دوبارہ دعوت الی اللہ کے کام میں اپنے کو جھونک دینے کے طرف توجہ دلائی اور اُمید ظاہر کی کہ پرانے احمدی اب انشاء اللہ اس نیک کام میں پیچھے نہیں رہیں گے۔ بعدہ دعا کے بعد اس اجلاس کی کاروائی ختم ہوئی۔

26.6.01 کی صبح ساڑھے آٹھ بجے ہر دو ناظر صاحبان واپس قادیان روانہ ہوئے بھاگلپور برہ پورہ کے خدام الوداع کرنے کیلئے اسٹیشن تشریف لائے تھے۔ مرکزی وفد نے موتی ہاری سے لیکر برہ پورہ تک احمدیہ مسلم جماعت بہار و جھارکھنڈ کے ذریعہ جلسہ کی کامیابی کیلئے خاکسار کے ساتھ ہر ممکن تعاون دیا اور خاکسار نے بھی ہدایت دی اس پر تمام احباب جماعت نے عملی کارروائی کی اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا کرے آمین۔

ان جلسوں کی خصوصیت یہ ہے کہ بہار و جھارکھنڈ میں ایک لمبے عرصہ سے جو جمود طاری تھا وہ خدا تعالیٰ نے توڑ دیا ہے بہترین طریق سے ریڈیو اور اخبارات نے بڑے ہی خوبصورت انداز میں خبریں شائع کیں۔ بھاگلپور ریڈیو نے نصف گھنٹہ تک خانپور ملکی کے جلسہ کو نشر کیا جون کے پہلے ہفتہ سے آج تک مختلف اخبارات جن کی سرکولیشن ۳ لاکھ میں ہے احمدیہ مسلم جماعت کا پیغام اور دعوت حق کو شائع کیا یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور میرے دل و جان سے پیارے آقا حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں کی برکت ہے واضح رہے قومی تنظیم اردو اخبار جس میں جماعت احمدیہ کی مخالفت میں مضمون شائع ہوتے ہیں نے بھی اپنی صحافت کا عملی نمونہ پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

ضروری اعلان

تمام لجنات بھارت سے گزارش ہے کہ امسال اپنا اپنا لوکل اجتماع منعقد کریں اور اس اجتماع میں نومبائعات کو ضرور شامل کریں۔ اجتماع کے لئے پروگرام شائع کر کے تمام لجنات کو بھجوا دیا گیا ہے۔ اگر کسی لجنہ کو اب تک پروگرام نہیں پہنچا تو فوراً دفتر لجنہ سے رابطہ کریں۔ جزاکم اللہ

(صدر لجنہ بھارت)

درخواست دُعا

- میرا بیٹا جنید اظہر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کیلئے امریکہ جا رہا ہے اس کیلئے دُعا کی درخواست ہے کہ وہ سفر و حضر میں محفوظ رہے اور خیریت سے پہنچے۔ خلافت اور جماعتی نظام کے ساتھ وابستہ رہے۔ اعانت بدر 500 روپے۔ (ایم کے معین الدین سعیدہ آباد حیدر آباد)
- عزیزہ شبنم اسماعیل بنت مکرم ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب نیپال کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور حضور انور کی دُعاؤں کے طفیل معجزانہ رنگ میں اسٹاف نرس کے داخلہ کے لئے انٹرویو میں نمایاں کامیابی عطا فرمائی ہے کورس مکمل کرنے اور اعلیٰ کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/50) (ایوب علی خان، مبلغ سلسلہ لون ہریانہ)

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
Ph: SHOWROOM : 237-2185,236-9893 WAREHOUSE : 343-4006, 343-4137 RESI : 236-2096, 236-4696, 23

علمی سرقہ کی مثال پاکستان کا احراری ملا منظور چنیوٹی

ہفت روزہ لاہور کے مطابق پاکستان کے احراری ملاں منظور چنیوٹی (ولادت ۱۹۳۱ء) جو کہ احمدیت کی مخالفت میں شہرت کی وجہ سے خود کو ''سفیر ختم نبوت'' اور ''فاتح ربوہ'' وغیرہ کے القابات سے نوازا جانا پسند کرتے ہیں۔

انہوں نے ۱۹۶۲ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ کو مخاطب کر کے ایک آٹھ ورقہ پمفلٹ بعنوان ''دعوتِ مباہلہ کا آخری چیلنج'' لکھا تھا یہ پمفلٹ تنہائی پریس سرگودھا سے شائع ہوا تھا۔ اس پمفلٹ کے آخر میں انہوں نے یہ شعر بھی لکھا تھا کہ:

وکان نصیحة للّٰه فرضی فقد بلغتُ فرضی بالوداد

یعنی میرا فرض اللہ کیلئے نصیحت کرنا تھا سو میں نے اپنا فرض محبت سے ادا کر دیا ہے بلاشبہ یہ شعر آب زر سے لکھے جانے کے لائق ہے مگر یاد رہے کہ یہ شعر سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کا ہے جو ''تحفہ بغداد'' میں آپ کی عربی نظم کا مقطع ہے تحفہ بغداد جولائی ۱۸۹۳ء میں شائع ہوئی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ دیوبندی ملاؤں کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کو چرانے کی پرانی عادت ہے جن میں ''مجدد الملت حکیم الامۃ اشرف علی تھانوی جیسے بزرگ بھی شامل رہے ہیں۔ منظور چنیوٹی تو انہی لوگوں کا پروردہ ہے۔

اعترافِ حقیقت کی مثال

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لنڈن میں حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت ربوہ کا ایک مضمون بعنوان حاصل مطالعہ شائع ہوا ہے جس میں کراچی کے رسالہ ''وجود'' اشاعت ۲۸ نومبر ۲۰۰۰ء کے حوالہ سے مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی کا درج ذیل بیان شائع ہوا ہے۔

چنیوٹی صاحب نے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین پر اسلم قریشی کے اغوا اور قتل کا الزام لگایا تھا اور کہا تھا کہ اگر (حضرت) مرزا طاہر احمد صاحب اسلم قریشی کے قاتل ثابت نہ ہوئے تو میں اپنے گلے میں پھانسی کا پھندا ڈال لوں گا

اسلم قریشی کی بازیابی کے بعد اصولاً تو چنیوٹی جی کو اب اس دنیا میں رہ کر ذلت آمیز زندگی گزارنے کا کوئی حق نہیں لیکن شاید وہ ایسے ہی حسرت آمیز بیانات کی خاطر زندہ ہیں۔

''ہر قادیانی اپنی آمد کا دسواں حصہ اپنے مذہب کی ترویج و اشاعت کیلئے قادیانی جماعت کو دیتا ہے۔ ہزاروں افراد اپنی جائیداد کے دسویں حصہ کیلئے وصیت کر چکے ہیں۔ ان میں بڑے بڑے لوگ ہیں جیسے شیزان کمپنی والا وہ کٹر قادیانی تھا۔ (احمدیت کے فدائی اور قرآن کے شیدائی حضرت چوہدری شاہنواز خان صاحب مرحوم کی طرف اشارہ ہے۔ ناقل) اس کا دسواں حصہ تقریباً ڈھائی تین تین کروڑ سالانہ قادیانی جماعت کو ملتا تھا۔ روسی زبان میں قادیانی جماعت نے قرآن کریم کا ترجمہ کرا کر پورے روس میں تقسیم کیا ہے۔ اس کا تمام خرچہ شیزان کمپنی نے برداشت کیا ہے۔ کم از کم سو زبانوں میں قادیانیوں نے تراجم شائع کرائے ہیں جو پوری دنیا میں تقسیم کئے جاتے ہیں.... مَیں ابھی کویت گیا تھا وہاں کی وزارت مذہبی امور... نے مجھے بتایا کہ ہم روس کی آزاد ریاستوں میں گئے ہیں جہاں بھی گئے روسی زبان میں قادیانی جماعت کا ترجمہ ملا.... ان کے وسائل بے پناہ ہیں۔ ۵ لاکھ روپۓ فی گھنٹہ کے حساب سے قادیانی جماعت نے ٹی وی چینل لیا ہوا ہے۔ چوبیس گھنٹے ٹی وی چینل لیا ہوا ہے۔ چوبیس گھنٹے ٹی وی چلتا ہے۔ ہمارے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں۔ ہماری اسلامی حکومتوں کی توجہ بھی اس طرف نہیں''۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت بک اسٹال

مورخہ 13-14 مئی کو حیدرآباد ریلوے اسٹیشن میں مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کے زیر اہتمام بک اسٹال لگانے کی توفیق ملی (الحمدللہ) ایک ہی دن قبل ریلوے افسران کی طرف سے منظوری ملنے کے بعد ہنگامی حالت میں راتوں رات بک اسٹال کیلئے تیاری مکمل کی گئی مورخہ 13 مئی 2001 بروز اتوار ٹھیک صبح ۶ بجے حیدرآباد کے ریلوے اسٹیشن میں احمدیہ بک اسٹال خدام الاحمدیہ کے بھرپور تعاون سے لگایا گیا۔ جس میں مکرم قائد صاحب کی بھرپور کاوش اور مکرم امیر صاحب حیدرآباد کی رہنمائی حاصل رہی۔

مکرم منظور احمد صاحب امان نگر نے خصوصی تعاون دیا۔ 26 خدام نے باری باری ڈیوٹی دیکر اس ذمہ داری کو احسن رنگ میں نبھایا۔ مکرم منور خورشید صاحب آئی پی ایس کے خصوصی تعاون سے اسٹیشن میں کافی سہولت ہوئی تھی، یہ اسٹال دوسرے دن 14 مئی رات 10 بجے تک جاری رہا۔ جس میں ہمہ وقت ہمارے مکرم قائد صاحب اپنے خدام کے ساتھ موجود رہے ہزاروں افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔

(سید طفیل احمد شاہباز مبلغ سلسلہ حیدرآباد)

قرارداد تعزیت بر وفات محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب

منجانب جماعت احمدیہ یو۔کے

ممبران جماعت احمدیہ کیلئے یہ خبر بہت رنج و غم کا باعث ہوئی ہے کہ سلسلہ کے نامور مبلغ اور بے لوث ممتاز خادم مکرم و محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

برصغیر میں جماعتی خدمات کے بعد آپ کا بیرونِ ملک خدمات کا سلسلہ ۱۹۳۴ء میں شروع ہوا جبکہ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مشرقی افریقہ بھجوایا۔ وہاں جاکر آپ نے مستقل مشن قائم کیا اور لگاتار ۲۸ سال خدمات سلسلہ کی توفیق ملی۔ آزادی سے قبل آپ چار ممالک کے مشنری انچارج تھے۔ یعنی کینیا۔ یوگنڈا۔ ٹانگا نیکا اور زنجبار۔ ۶۲-۱۹۶۱ء میں ٹانگانیکا اور زنجبار تنزانیہ کی شکل میں دنیا کے نقشہ پر ابھرے تو ۱۹۶۱ء سے ان ممالک میں جماعتی نظام کو بھی علیحدہ علیحدہ کر دیا گیا اور محترم شیخ صاحب کینیا کے امیر مربی انچارج مقرر ہوئے۔

اس دور میں مشرقی افریقہ میں لال حسین اختر سے آپ کے مناظرے مشہور ہوئے اور امریکی پادری بلی گرام (Billy Graham) کو آپ کی طرف سے دیئے گئے دُعا کے چیلنج اور اس کا فرار تو افریقہ کے اخبارات کی شہ سرخیوں کا مضمون بنتے رہے۔

محترم شیخ عمری عبیدی صاحب (سابق وزیر انصاف تنزانیہ) ۱۹۳۶ء میں محترم شیخ مبارک احمد صاحب کے ذریعہ ہی بفضلہ تعالیٰ احمدی ہوئے۔ اب ان کے بیٹے مکرم بکر عبید صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد تنزانیہ میں خدمات سلسلہ میں مصروف ہیں۔ تنزانیہ کے دو شہروں ٹبورا اور دارالسلام۔ یوگنڈا کے شہروں جنجہ اور کمپالا اور کینیا کے شہروں نیروبی ممباسہ اور کسموں میں مشن ہاؤس اور مساجد آپ کے زمانہ میں تعمیر ہوئے۔ ۱۹۳۸ء میں نیروبی میں مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام بھی آپ کے ذریعہ عمل میں آیا۔ ایک عظیم سعادت جو آپ کے حصہ میں آئی وہ ۱۹۳۹ء تا ۱۹۵۳ء قرآن کریم کا سواحیلی زبان میں ترجمہ کرنا اور اس کی اشاعت ہے۔ اس کا دیباچہ خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رقم فرمایا یہ ترجمہ بہت مقبول ہوا اور تیسرے ایڈیشن کے وقت بھی محترم شیخ صاحب کو اس کی نگرانی کی سعادت ملی۔ نیز ۱۹۴۴ء میں کشتی نوح کا سواحیلی ترجمہ شائع کرنے کی بھی توفیق ملی۔

حدیقۃ الصالحین Garden of the Righteous کا سواحیلی ترجمہ آپ نے امریکہ میں مکمل کیا۔ مشرقی افریقہ میں اٹھائیس سال خدمات بجالانے کے بعد ۱۹۶۲ء میں پاکستان واپس تشریف لائے۔ مرکز ربوہ میں آپ بطور نائب ناظر اصلاح و ارشاد۔ ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن اور سیکرٹری حدیقۃ المبشرین جیسے اہم عہدوں پر فائز رہے۔ ربوہ میں مسجد اقصیٰ کی تعمیر کے وقت آپ نے اس کام کی نگرانی کی۔

سترہ سال مرکز میں قیام کے بعد آپ نے برطانیہ میں ۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۳ء بطور امیر و مربی انچارج قیام کیا اور بفضل اللہ تعالیٰ بہت کامیاب خدمات سر انجام دیں۔ اس چار سال کے عرصہ میں جماعت کو نو مقامات پر نئے مشن ہاؤسز قائم کرنے کی توفیق ملی۔ یعنی آکسفورڈ۔ ساؤتھ ہال۔ برمنگھم۔ کرائیڈن۔ مانچسٹر۔ بریڈفورڈ۔ ہڈرزفیلڈ۔ جیلنگھم اور ایسٹ لندن۔

۱۹۸۳ء میں آپ کو امریکہ کا مشن انچارج مقرر کیا گیا جہاں آپ کے سات سال کے عرصہ قیام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تیرہ مختلف مقامات پر مشن ہاؤسز کا قیام اور پانچ مساجد کی تعمیر ہوئی اور امریکہ ہی میں ۱۹۹۱ء میں اپنے فرائض منصبی سے سبکدوش ہوئے۔

محترم شیخ صاحب کو جہاں جہاں بھی خدمت کا موقع ملا آپ نے بفضل اللہ تعالیٰ کامیابی حاصل کی۔ انتھک محنت سلسلہ کے ساتھ کامل وفاداری۔ دُعا توکل علی اللہ۔ والہانہ لگن۔ بے مثال کوشش اور سب سے بڑھ کر حضرت امام جماعت احمدیہ کی کامل اطاعت آپ کی زندگی کے جلی عنوانات رہے۔ آپ ساٹھ سال کی خدمت کے بعد ریٹائر ہوئے۔

آپ کی وفات بروز بدھ نو مئی ۲۰۰۱ رات قریباً سوا ایک بجے امریکہ میں ہوئی۔ امریکہ میں نماز جنازہ کے بعد جنازہ ربوہ پاکستان میں لے جایا گیا جہاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

ممبران جماعت احمدیہ برطانیہ ان کی وفات پر ان کی اہلیہ محترمہ اور بچوں اور دیگر افراد خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب پر اللہ تعالیٰ ہمیشہ بے شمار رحمتیں اور افضال نازل فرماتا رہے اور سب لواحقین کا ہمیشہ خود دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو اور اللہ کے فضلوں کا سایہ ہمیشہ ان کے سروں پر رہے۔ آمین۔

ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ برطانیہ

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ (0091) 01872-20757
01872-21702
FAX:(0091) 01872-20105

Vol - 50 | Thursday, | 2nd August 2001 | Issue No 31

تصاویر مساجد ہائے احمدیہ

ہندوستان (قسط نمبر۲)

نوٹ :۔ صوبائی امراء مراء کرام، امراء وصدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے گزارش ہے کہ اپنی جماعتوں کی مساجد کی تصاویر بلیک اینڈ وائٹ پوسٹ کارڈ سائز پر جلد ارسال فرمائیں۔ سن تعمیر اور مسجد کے مختصر تعارف کے ساتھ۔ تصویر کھنچواتے وقت اس امر کا خیال رکھا جائے کہ تصویر میں آدمی نظر نہ آئیں۔ اور درمیان میں کوئی روک حائل نہ ہو اور مینار وغیرہ نمایاں نظر آئیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

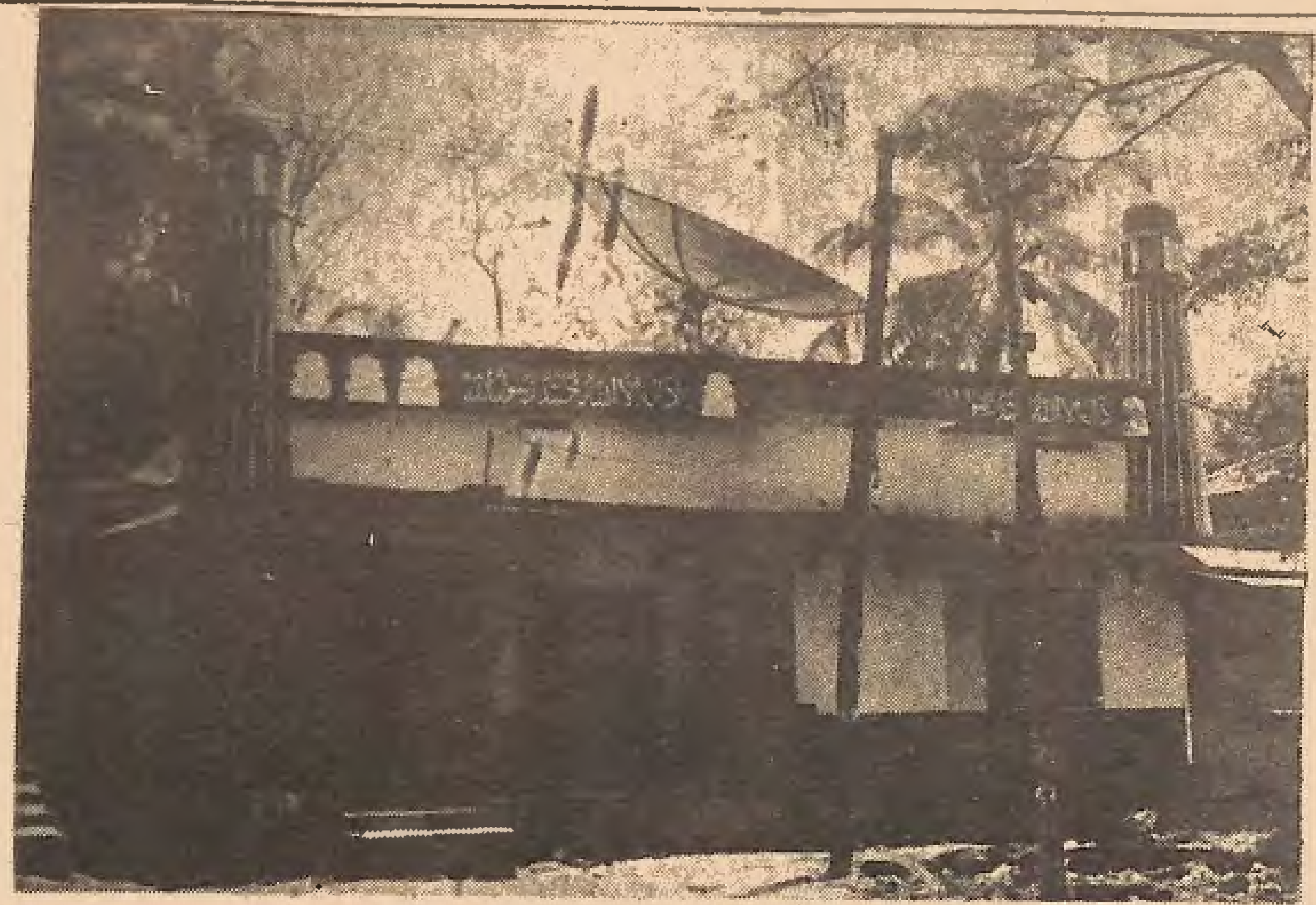

صوبہ کیرلہ

مسجد احمدیہ پتہ پیریئم

Patha Piriyam

یہاں محترم سی کے علوی صاحب نے اپنے خرچ پر ایک چھوٹی سے مسجد تعمیر کی تھی۔ جو ناکافی ہونے پر 1987ء میں یہ نئی مسجد تعمیر کی گئی جس کا افتتاح سابق صوبائی امیر کیرلہ محترم صدیق امیر علی صاحب مرحوم نے 17.4.87 کو فرمایا تھا۔

مستقل تحریک

☆ تحریک جدید کو پہلے تین سال کیلئے جاری کیا گیا۔ پھر اسے دس سال تک ممتد کیا گیا اور پھر انیس سال تک۔ انیس سال کے بعد اسے مستقل کر دیا گیا۔ اور ہر احمدی کیلئے ضروری قرار دیا گیا کہ وہ اس میں حصہ لے چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ نے ارشاد فرمایا۔

”تحریک جدید اب جس نازک دور میں گزر رہی ہے وہ اس امر کی مقتضی ہے کہ ہر احمدی فیصلہ کرے کہ اس نے بہر حال اس تحریک میں حصہ لینا ہے حتیٰ کہ کوئی جماعت بھی ایسی نہ ہو جس کے سارے کے سارے افراد تحریک جدید میں شامل نہ ہوں“ (المصلح 13 جنوری 54ء)

پس ہر جماعت کے عہدیدار حضرات اس امر کو یقینی بنائیں کہ ان کی جماعت کے تمام افراد بشمول بچگان و مستورات تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لے رہے ہیں۔

متھرا پور (ڈائمنڈ ہاربر) میں جلسہ پیشوایان مذاہب

مورخہ ۹ جون ۲۰۰۱ متھرا پور میں جماعت احمدیہ ڈائمنڈ ہاربر سرکل کی طرف سے ایک جلسہ پیشوایان مذاہب کا اہتمام متھرا پور آریہ ودیا پیٹھ (اسکول) میں کیا گیا۔ جس میں بنگال کے چاروں تبلیغی سرکل سے احباب نے کثرت سے شرکت کی اس جلسہ کیلئے کلکتہ سے بھی بعض احباب بذریعہ ٹرین اور کار متھرا پور پہنچے۔

موسم بہت صاف اور خشک ہونے کی وجہ سے بھی کافی احباب شریک جلسہ ہوئے۔ دن کے ساڑھے تین بجے جلسہ کا آغاز زیر صدارت مکرم جناب محمد مشرق علی صاحب صوبائی امیر بنگال آسام ہوا تلاوت کلام پاک مکرم امیر حمزہ صاحب آف مرشد آباد نے کی۔ اور بعدہ بنگلہ ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا پھر مکرم جناب عبدالمنان صاحب آف کبیرہ نے پیشوایان مذاہب کی عزت وتکریم کے موضوع پر بنگلہ میں ایک نظم سنا کر سامعین کو محظوظ کیا۔

زاں بعد تقریروں کا سلسلہ شروع ہوا۔ جس میں مکرم مفتی عبداللہ الحسن۔ مکرم جناب سیف الدین صاحب مبلغ سلسلہ (سرکل انچارج بھیربھوم) قادری سدھنیا سردار (اسمبلی آف گاڈ کلکتہ) سوامی ستنتر انند مہاراج رام کرشنا مشن کلکتہ جناب عثمان غنی صاحب ہیڈ آفس اسلامک ہسٹری کلکتہ یونیورسٹی۔ شری پرنندو پرشاد بھاٹا چاریہ (مجاہد آزادی ہند) اور مکرم محترم جناب محمد مشرق علی صاحب صدر اور صوبائی امیر بنگال آسام کی تقاریر قابل ذکر ہیں۔

اس جلسہ میں تقریباً دو ہزار افراد شریک ہوئے اور رات تقریباً ۸ بجے جلسہ نہایت امن وامان کے ماحول میں اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں ایک خصوصیت یہ ہے کہ مقامی ہندو مسلمانوں نے بڑا پر خلوص تعاون دیا۔

(محمد روشن علی۔ معتمد اعلیٰ بنگال آسام)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون: 629443

کشن گنج میں جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ

مختلف اضلاع کے ۲۵۰ نو مبائعین کی شرکت

کشن گنج: 22.6.01 بروز جمعۃ المبارک کشن گنج میں جماعت احمدیہ کا ایک روزہ جلسہ ٹاؤن ہال میں منعقد کیا گیا اس جلسہ میں کشن گنج اور مختلف اضلاع کے دور دراز کے دیہاتوں سے لوگوں نے شرکت کی علاوہ ازیں مقامی لوگوں نے بھی اس جلسہ میں شرکت کر کے جلسہ کی رونق بڑھائی محترم شریف عالم صاحب صوبائی امیر بہار و جھارکھنڈ کی زیر صدارت کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا تلاوت مکرم حافظ محبوب حسن صاحب نے کی بعدہ مکرم سید فیروز الدین صاحب نگران دعوت الی اللہ بہار نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام پیش کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف کرایا۔ اس کے بعد محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد قادیان نے آج کے دور میں مسلمانوں کی حالت اور حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کی پیشگوئی کے متعلق تقریر فرمائی پھر مکرم ظہور عالم صاحب بارسوئی نے ایک نظم پیش کی اس کے بعد محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم نے دور حاضر میں جماعت احمدیہ کا مقام اور جماعت پر تشدد کے باوجود جماعت کی ترقی کے بارے میں خطاب فرمایا اس کے بعد مکرم قدرت اللہ صاحب معلم نے نظم سنائی آخر میں محترم جناب امیر صاحب صوبائی بہار نے صدارتی خطاب فرمایا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

مولیٰ کریم ہماری حقیر مساعی کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔ جلسہ کے انعقاد میں سرکل زون کشن گنج کے تمام معلمین وداعین الی اللہ نے بھرپور تعاون دیا۔ جزاھم اللہ خیراً

(شیخ محمد علی مبلغ و سرکل انچارج کشن گنج بہار)

مجلس ختم نبوت کا جھوٹا پروپیگنڈہ

ناروے۔۔ قادیانی مختلف ترغیبات کے ذریعے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے درپے ہیں اور ان کا سب سے بڑا ہتھیار مغربی ممالک میں سیاسی پناہ حاصل کرنا ہے مغربی ممالک ان کے جھوٹے الزامات کا حقائق کی بنیاد پر جائزہ لیکر سیاسی پناہ نہ دیں پاکستان میں قادیانیوں پر مظالم نہیں ہو رہے بلکہ خود قادیانی مختلف این جی اوز کے ذریعے سادہ لوح مسلمانوں کو کافر بنا رہے ہیں یہ کس قانون کے تحت جائز ہے ان خیالات کا اظہار مولانا منظور احمد الحسینی صاحبزادہ مولانا عزیز احمد مولانا طاقر عثمان طہ قریشی اور مولانا محمد طاہر نے ناروے میں دوسری ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا ان علماء کرام نے کہا کہ دنیا بھر کے علماء کرام نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے اس سے مغربی ممالک قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی ان علاقوں میں جہاں ان کی اکثریت ہوتی ہے مسلمانوں کو عقیدہ ختم نبوت بیان کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ اندرون سندھ ہاریوں کو زبردستی قادیانی بنایا جاتا ہے۔ علمائے کرام نے مزید کہا کہ این جی اوز کے کردار سے کسی کو اختلاف نہیں لیکن این جی اوز کو تبلیغی سرگرمیوں کی اجازت دینا اور ان این جی اوز کے ذریعہ مسلمانوں کو کافر بنانا غلط ہے۔ اسلئے مسلمانوں کو ان پر گہری نگاہ رکھنی چاہئے۔

(انٹرنیٹ ایڈیشن روزنامہ جنگ پاکستان 23.7.01)